HABIBIA ISLAMICUS
(The International Journal of Arabic &Islamic Research) (Bi-Annual) Trilingual (Arabic, English, Urdu) ISSN:2664-4916 (P) 2664-4924 (E)
Home Page: http://habibiaislamicus.com
Approved by HEC in Y Category
Indexed: IRI (AIOU), Australian Islamic Library, ARI, ISI, SIS, Euro pub.
PUBLISHER HABIBIA RESEARCH ACADEMY
Project of **JAMIA HABIBIA INTERNATIONAL,** Reg. No: KAR No. 2287 Societies Registration Act XXI of 1860 Govt. of Sindh, Pakistan.
Website: www.habibia.edu.pk
This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

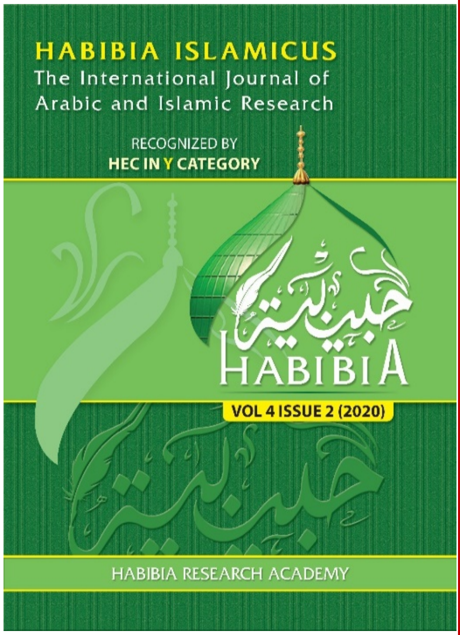

TOPIC:

POST IMPLEMENTATION CHALLENGES TOWARDS EXTERNAL SHARIAH AUDIT IN PAKISTAN: A SYNTHESIS OF EXPERTS VIEWS - I

پاکستان میں ایکسٹرنل شریعہ آڈٹ کے نفاذ کے بعد اس کو درپیش چیلنجز کا ماہرین کی آراء کی روشنی میں عملی جائزہ-حصہ اول

AUTHORS:

1. *Umar Saeed, PhD Scholar in Islamic Business and Finance, Institute of Management Sciences, Peshawar. Email: saeedorakzai88@gmail.com ORCID ID: https://orcid.org/0000-0003-4349-4250*
2. *Muhammad Ismail, PhD Scholar in Islamic Business and Finance, Institute of Management Sciences, Peshawar. Email: muhammadismailrashid@gmail.com, ORCID ID: https://orcid.org/0000-0003-2020-1443*
3. *Dr. Zohra Jabeen, Assistant Professor, Institute of Management Sciences, Peshawar. Email: zohra.jabeen@imsciences.edu.pk , ORCID ID: https://orcid.org/0000-0002-3948-7392*

HOW TO CITE: *Saeed, Umar Saeed, Zohra Jabeen, and Muhammad Ismail. 2021. "POST IMPLEMENTATION CHALLENGES TOWARDS EXTERNAL SHARIAH AUDIT IN PAKISTAN: A SYNTHESIS OF EXPERTS VIEWS - I:* پاکستان میں ایکسٹرنل شریعہ آڈٹ کے نفاذ کے بعد اس کو درپیش چیلنجز کا ماہرین کی آراء کی روشنی میں عملی جائزہ-حصہ اول*". Habibia Islamicus (The International Journal of Arabic and Islamic Research) 5 (2):179-200. https://doi.org/10.47720/hi.2021.0502u13.*
URL: http://habibiaislamicus.com/index.php/hirj/article/view/194
Vol. 5, No.2 || April –June 2021 || P. 179-200
Published online: 2021-06-30

QR. Code

POST IMPLEMENTATION CHALLENGES TOWARDS EXTERNAL SHARIAH AUDIT IN PAKISTAN: A SYNTHESIS OF EXPERTS VIEWS - I

پاکستان میں ایکسٹرنل شریعہ آڈٹ کے نفاذ کے بعد اس کو درپیش چیلنجز کا ماہرین کی آراء کی روشنی میں عملی جائزہ-حصہ اول

Umar Saeed, Muhammad Ismail, Zohra Jabeen

ABSTRACT

Providing its services in accordance with the principles of Shariah and maintaining the trust of stakeholders is essential for the existence of Islamic financial institutions. Islamic banks should be run under an integrated and regulated standard system called Shariah Governance Framework (SGF) The SBP, AAOFI and IFSB have proposed separate governance frameworks, However, the framework issued by the SBP is characterized by the fact that external Shariah audit is an important component of it which to ensure the independent and sovereign accountability of Islamic financial institutions. This means that Islamic financial institutions will no longer be content with internal sources such as internal Shariah audits and reviews to verify Shariah compliance, but will necessarily have to verify it with a third external party called an external Shariah audit. But after the mandatory implementation of this type of audit in Pakistan, there are many problems such as disinclination of experts, uniformity in the duration of audit and burden of responsibilities, non-standardization in the affairs of Islamic financial institutions, lack of precautionary measures taken by regulators, lack of curriculum and proper training, lack of detailed framework or format and lack of career counseling etc. This research paper covers these difficulties in the light of expert opinions.

KEYWORDS: External Sharia Audit, Islamic Banking, Issues in Shariah Governance, Pre Implementation, SGF, Shariah Audit

شریعت کی اصولوں کے مطابق اپنی خدمات فراہم کرنا اور اسٹیک ہولڈرز کے اعتماد کو بحال رکھنا اسلامی مالیاتی اداروں کے وجود کے لیے ناگزیر ہے بلکہ شریعہ کمپلائنس ہونا ہی ان اداروں کا روح رواں ہے، اس لیے ضرورت اس بات کی تھی کہ اسلامی مالیاتی اداروں بالخصوص اسلامی بینکس کو ایک باہم مربوط اور منظم معیاری نظام کے تحت چلایا جائے جس کو شریعہ گورننس فریم ورک (ایس جی ایف) کہا جاتا ہے۔ایس بی پی، آیوفی اور آئی ایف ایس بی نے الگ الگ فریم ورک تجویز کی ہے تاہم ایس بی پی کی طرف سے جاری کردہ فریم ورک کی خصوصیت یہ ہے کہ اسلامی مالیاتی اداروں کے آزادانہ اور خود مختار محاسبہ کے لیے ایکسٹرنل شریعہ آڈٹ کو اس فریم ورک کا اہم جز قرار دیا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ اب اسلامی مالیاتی ادارے شریعہ کمپلائنس کی تصدیق کے لیے اندرونی ذرائع مثلاً انٹرنل شریعہ آڈٹ اور ریویو پر اکتفاء نہیں کرینگے بلکہ لازمی طور پر کسی تیسرے خارجی فریق سے اس کی تصدیق کرائینگے جس کو ایکسٹرنل شریعہ آڈٹ کہا جاتا ہے۔

تعارف(Introduction)

اسلامی مالیاتی اداروں کا روح اور ان کو مروجہ مالیاتی اداروں سے ممتاز کرنے والی چیز شریعت کے بنیادی اصولوں کے ساتھ ہم آہنگ ہونا ہے بلکہ اس ہم آہنگی ہی کی بدولت ان اداروں کا وجود ممکن ہے۔ شریعت کے بنیادی اصولوں سے مراد وہ احکامات اور ہدایات ہے جو شریعت کی دو بڑی ذرائع قرآن اور سنت سے مأخوذ ہیں جن کو پرائمری سورسز آف شریعہ (شریعت کے اولین یا ابتدائی ذرائع) بھی کہا جاتا ہے۔اسی طرح وہ احکامات بھی مراد ہے جو اجماع امت اور قیاس صحیح کے ذریعہ شریعت کا حصہ قرار دے چکے ہیں، جس کو سیکنڈری سورسز آف شریعہ (شریعت کے ثانوی ذرائع) کہا جاتا

ہے۔ اسلامی مالیاتی اداروں کے شئیر ہولڈرز اور جنرل پبلک بالذات ان ادروں، انکے پروڈکٹس اور ان کی خدمات کی اسلامیسٹی (شریعت کے مطابق ہونے) کے بارے میں صرف اس وقت مطمئن ہوتے ہیں جب یہ ایک مضبوط اور خود مختار شریعہ فریم ورک کے چھتری تلے اپنی خدمات کی فراہمی کو یقینی بناتے ہیں۔ جب بھی کوئی شخص ان اسلامی مالیاتی اداروں کے ساتھ وابستگی چاہتا ہے تو اس کی پہلی ترجیح نہ صرف یہ ہوتی ہے کہ ان اداروں کے جملہ معاملات شریعت کے مطابق ہو۔ بلکہ وہ ان اداروں کے ذمہ داران اور عملی طور پر چلانے والوں سے یہ توقع رکھتا ہے کہ وہ ان کو شریعت کے مطابق بنانے (شریعت کے سانچے میں ڈالنے) میں کوئی کسر نہیں چھوڑینگے اس کے برعکس اسلامی مالیاتی اداروں کے معاملات میں شرعی اصولوں کی معمولی خلاف ورزی بھی نہ صرف اس پورے صنعت کے نیک نامی کے لیے زہر قاتل ہے بلکہ ان کے وجود کے خاتمہ کا سبب بھی بن سکتا ہے۔ [1]

لہذا ناگزیر ہوا کہ اپنی وجود کو مستحکم کرنے اور خدمات کی فراہمی جاری رکھنے کے لیے شئیر ہولڈرز، کھاتہ داروں اور عوام کے توقعات پر پورا اترا جائے، جس کے لیے ایک ایسے امتیازی شریعہ فریم ورک کی ضرورت ہے جس میں اسلامی مالیاتی اداروں کے مالی وغیر مالی معاملات کی کڑی نگرانی کی جائے اور وقتاً فوقتاً کسی تیسری فریق سے اس بات کا اطمینان کرایا جائے کہ ان اداروں کے جملہ معاملات شرعی اور ملکی قوانین کے ساتھ ہم آہنگ ہے۔ [2]

چنانچہ پاکستان کے مرکزی بینک یعنی سٹیٹ بینک آف پاکستان (ایس بی پی) نے اسلامی مالیاتی اداروں کو شرعی قوانین کے ساتھ ہم آہنگ بنانے کے لیے مستقل بنیادوں پر ابتدائی ضروری اقدامات اٹھانا شروع کئے۔ جب 2001ء میں اسلامی مالیاتی اداروں کا از سر نو قیام شروع ہوا تو اس سلسلے میں مرکزی بینک کی طرف سے پہلی کاوش ریگولیشنز، انسٹرکشنز اور گائیڈ لائن کی اجرا کی صورت میں ہوا۔ چونکہ اس کاوش کا دائرہ کار محدود تھا جبکہ وقت کے بدلنے اور مارکیٹ کے تقاضوں میں جدت کی وجہ سے اسلامی مالیاتی ادارے طریقہ کار کے تفصیلی ہدایات اور راہ نما اصولوں کے متقاضی تھے اس لیے ایس بی پی نے دوسری کاوش کے طور پر اسلامی بینکاری کے اداروں کو 2008ء میں اسلامک بینکنگ ڈویژن کے مراسلہ (سرکلر) نمبر 2008-2 کے ذریعے تفصیلی اور جامع ہدایات ارسال کی جن کو روبہ عمل لانا ان کے لیے لازمی قرار دیا گیا۔ لیکن اس پہلی کاوش کی طرح ان ہدایات کا دامن بھی تنگ پڑ گیا جس کی بنیادی وجہ اسلامک بینکنگ انڈسٹری میں دیکھا جانے والا عروج اور ترقی تھی جس نے ایس بی پی کو ایک بار پھر اپنی ہدایات اور جاری کردہ احکامات پر نظر ثانی اور مرحلہ وار ایک جامع شریعہ فریم ورک بنانے پر مجبور کیا، جس کو شریعہ گورننس فریم ورک (ایس جی ایف) کہا جاتا ہے۔ جس کے دائرہ کار میں تمام اسلامی بینکس، ان کے ذیلی اداروں اور کنونشل بینکس کے ونڈوز سب بلا تفریق داخل ہونگے۔

جیسا کہ شروع میں ذکر کیا گیا کہ اس تفصیلی فریم ورک کا ایک اہم مقصد اسلامی مالیاتی اداروں کے جملہ معاملات اور عمومی ماحول کو شریعت کے مطابق بنانا تھا لیکن یہ بھی مقصد تھا کہ معاملات کو اسلامی اصولوں کے مطابق بنانے کے لیے ان اداروں کے اندرونی شعبوں میں سے ہر ایک شعبہ کے فرائض منصبی اور ان کے کردار کا تعین کیا جائے۔ کسی اسلامی مالیاتی ادارے کے اندرونی شعبوں سے مراد بورڈ آف ڈائریکٹر، ایگزیکٹیو منیجمنٹ، شریعہ بورڈ، انٹرنل شریعہ آڈٹ اور ایکسٹرنل شریعہ آڈٹ ہے۔ بالفاظ دیگر اس تفصیلی شریعہ فریم ورک کے دو بنیادی مقاصد تھے:

- اسلامی مالیاتی اداروں کے تمام معاملات اور عمومی ماحول کو شرعی قوانین کے مطابق بنانا
- اسلامی مالیاتی اداروں کے اندورنی شعبہ جات میں سے ہر ایک شعبہ کے لیے واضح طور پر ان کے فرائض منصبی کا تعین کرنا۔ [3]

سوگیونیں، جو ایک معروف محقق ہے، نے کسی بھی ریسرچ کے تین بنیادی مقاصد بیان کئے ہیں: ایجاد، اثبات اور اضافہ۔ ایجاد کا مطلب یہ ہے کہ کسی ریسرچ کی نتیجے میں ایک نئی چیز کا انکشاف ہو جائے۔ اثبات کا مطلب یہ ہے کہ آپ کے ریسرچ سے پہلے کسی چیز کے بارے میں مثبت یا منفی رائے قائم

کی گئی ہو اور آپ کی ریسرچ اس کی توثیق کرے۔ اضافہ کا مطلب یہ ہے کہ آپ کی ریسرچ کسی چیز کے بارے میں پہلے سے زیادہ اور گہرا علم فراہم کرتا ہے اسی طرح موجودہ علم میں توسیع کا باعث بن جاتا ہے۔ ایکسٹرنل شریعہ آڈٹ ایس بی پی کی طرف سے اسلامی مالیاتی اداروں کی شرعی راہ نمائی اور ان کے جملہ مالی وغیر مالی معاملات کو شریعت کے اصولوں سے ہم آہنگ بنانے کے لیے جاری کردہ نگرانی کے نظام ایس جی ایف کا ایک اہم جز اور حصہ ہے ۔ایس جی ایف واضح طور پر زور دیتا ہے کہ اسلامی مالیاتی اداروں کے لیے آزاد اور خود مختار ذرائع سے شریعہ کمپلائنس ریویو(یعنی شرعی احکامات کی روشنی میں محاسبہ کرنا)نہایت اہمیت کا حامل ہے، چنانچہ اس ریسرچ کا بنیادی مقصد ایس جی ایف کے اہم جز ایز کو تنفیذ کے بعد درپیش چیلنجز کی نشاندہی کرنا ہے اور یہ ریسرچ اسلامی مالیاتی اداروں سے وابستہ تمام اسٹیک ہولڈرز بشمول پالیسی ساز اداروں کے لیے مفید ہوگا تاکہ اس کی مدد سے وہ موجودہ ایس جی ایف میں شامل ایکسٹرنل شریعہ آڈٹ کی بہتری اور تنقیح کے لیے بہترین طریقہ کار اور لائحہ عمل وضع کرسکے۔

جیسا کہ ہم پہلے ذکر کرچکے ہیں کہ اس ریسرچ پیپر کا بنیادی موضوع ایکسٹرنل شریعہ آڈٹ ہے جو شریعہ گورننس فریم ورک کا اہم جز ہے اس لیے ضروری ہوا کہ قارئین کو دونوں موضوعات کے مبتدیات سے شناسائی دلائی جائے چنانچہ اس ریسرچ کے پہلے حصہ میں مختلف ایس جی ایف اور ملکی وبین الاقوامی سطح پر اایس جی ایف تیار کرنے والے اداروں کا تعارف کرایا جائے گا کہ انہوں نے ایس جی ایف کی تیاری کن بنیادوں پر کی ہے اور اسلامی مالیات سے متعلق کن عناصر کو اس کا حصہ بنایا ہے،اس کے علاوہ کارپوریٹ گورننس اور شریعہ گورننس کی تعریف، دونوں کی اہمیت اور ضرورت کو بھی بیان کیا جائے گا۔ ریسرچ کے دوسرے حصہ میں ایکسٹرنل شریعہ آڈٹ کی تعریف، اہمیت، شریعہ آڈٹ اور ریویو میں فرق اور اس کے دائرہ کار پر بات کی جائے گی، اور ساتھ میں اس پر بھی روشنی ڈالی جائیگی کہ ایکسٹرنل شریعہ آڈٹ کے حوالہ سے ایس جی ایف تیار کرنے والے اداروں کی پوزیشن کیا ہے۔ ریسرچ کے تیسری حصہ میں ایکسٹرنل شریعہ آڈٹ پر وارد ہونے والے اعتراضات اور اس کی راہ میں حائل رکاوٹیں اور درپیش چیلنجز کا ماہرین سے کئے جانے والے انٹرویوز کی روشنی میں جائزہ لیا جائے گا۔

موجودہ تحقیق کا طریقہ کار(Research Design)

یہ تحقیق خالصتاً کوالٹیٹیو ہے ،اور اس میں مواد کی حصول کے لیے ایسے لوگوں کا انتخاب کیا ہے جن کو بالعموم ایس جی ایف اور بالخصوص ایکسٹرنل شریعہ آڈٹ کے بارے میں کافی معلومات ہے اور ساتھ ساتھ وہ عملی طور پر ایس جی ایف اور ایکسٹرنل شریعہ آڈٹ کے ساتھ وابستہ بھی ہیں۔ اس معیار پر پورا اترنے والے افراد سے بالمشافہہ ملاقات کرکے انٹرویوز کی صورت میں ان کی رائے جاننے کی کوشش کی ہے اور یا معلومات کی حصول کے لیے جدید برقی ذرائع مثلاً ای میل، فیکس اور موبائل فون کا استعمال کیا ہے۔ اس تحقیق میں حصہ لینے والے تمام افراد کے ساتھ تحقیق کے نتائج کا تبادلہ کیا ہے۔ اس تحقیق کا دائرہ کار ان اسلامی مالیاتی اداروں تک محدود ہے جو مملکت پاکستان میں وجود رکھتے ہیں یا اپنی سروسز و خدمات پاکستان میں فراہم کرتے ہیں۔ تحقیقی مواد کے حصول کا عمل دسمبر ۲۰۱۹ کے اوائل میں شروع ہوا تھا۔

لٹریچر ریویو　　پہلا حصہ　　ایس جی ایف کا تاریخی پس منظر

سٹیٹ بینک کی طرف سے اسلامی مالیاتی اداروں کے لیے جاری کردہ سی جی ایف کو سمجھنے کے لیے ضروری ہے کہ کا اس کے تاریخی پس منظر کا جائزہ لیا جائے۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان کی آزادی کے بعد علماء، معیشت دان اور حکومت نے اسلامی معاشی نظام کی بنیاد ڈالنے کے لیے کوششیں شروع کی اور اس سلسلے میں ابتدائی کاوش ۱۹۷۹ میں ایک صدارتی حکمنامہ کی ذریعہ ہوئی جس میں ملک کے معاشی نظام سے سود کو ختم کرنے کا اعلان کیا گیا اور اسلامی

نظریاتی کونسل کو ایک متبادل اور قابل عمل اسلامی معاشی نظام کی فراہمی کی ذمہ داری سونپی گئی۔ چنانچہ اس سلسلے میں ۱۹۸۰ میں جو پہلی رپورٹ جمع کی گئی اس رپورٹ کی روشنی میں ایس بی پی نے ملک میں اپنی خدمات فراہم کرنے والے تمام بینکس کو حکم دیا کہ وہ 1981ء کے اختتام تک اپنے سودی پروڈکٹس کو اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کی روشنی میں تیار ہونے والی اسلامک موڈز آف فائنانس میں تبدیل کریں۔ اسلامی نظریاتی کونسل نے شراکت داری، کرایہ داری اور ٹریڈ بیسڈ مختلف اسلامی پروڈکٹس تجویز کرائے تھے۔ لیکن زیادہ تر بینکس کی دلچسپی صرف اور صرف مارک اپ موڈ آف فائنانس میں رہی۔

یوں تو پاکستان میں اسلامی بینکاری کی ابتدا تقریباً چار صدیاں پہلے ۱۹۷۰ کے دہائی میں شروع ہوچکی تھی لیکن باقاعدہ ایک منظم نظام کے تحت اس کی 2001ء میں اس وقت ہوئی جب پہلی مرتبہ ایک پرائیویٹ بینک کو اسلامی بینکاری کی خدمات فراہم کرنے کے لیے لائسنس جاری کیا گیا۔ اسلامی بینکاری جب حکومتی سرپرستی سے محروم ہوئی تو کچھ درددل رکھنے والے حضرات نے اپنی طرف سے انفرادی کوششیں جاری رکھی اور آہستہ آہستہ وہ اپنی مقاصد میں کامیاب ہوتے چلے گئے اس پہلے اسلامی بینک کا قیام بھی اس محنت کا نتیجہ تھا البتہ اسلامی بینکاری کی ترویج میں ایس بی پی کا رول بہت حد تک مثبت رہا اور ہر قدم پر اسلامی بینکاری کی نہ صرف حوصلہ آفزائی کی بلکہ اس کو ایک معیاری نظام کے تحت لانے کے لیے وقتاً فوقتاً ملک بھر کے جید علماء کرام کی مشاورت سے اسلامی بینکوں کے لیے طریقہ کار، شرعی راہ نمائی اور عملی طور بینک چلانے کے اصول وضوابط بارے ہدایات جاری کرتا ہے ۔مقامی سطح کے علاہ آیوفی اور آئی ایف ایس بی جیسے بین الاقوامی اداروں کی طرف سے جاری کردہ طریقہ کار کو ملکی قوانین کے ساتھ ہم آہنگ بنانے کے بعد معمولی تبدیلی کے ساتھ نافذ العمل کیا۔ ایسے تمام کوششوں کا مقصد صرف اور صرف اسلامی مالیاتی اداروں کو صحیح معنوں میں شرعی اصولوں اور ضابطوں کے مطابق کام کرنے کی راہیں ہموار کرنی ہیں اور اسلامی مالیاتی اداروں کے گاہکوں کو ضمانت فراہم کرنی ہے کہ آپ کے بچتیں ان اداروں میں اسلامی اصولوں کے مطابق استعمال ہوتی ہے جس سے تمام کھاتہ داروں بشمول ان اداروں کے مالکان کے اعتماد اور اطمینان میں اضافہ ہوتا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ اسلامی مالیاتی اداروں کے جملہ اپریشنز یا معاملات کو ایک معیاری حکمت عملی کے ذریعے شرعی اصولوں کے مطابق ڈھالنا اور ان مالیاتی اداروں کے ہر محکمہ کو ان کے پیشہ ورانہ ذمہ داریوں کا تعین کرا کر ان پر عمل پیرا ہونے کا پابند بنانا ایک معیاری نظام کے بغیر ناممکن تھا۔ چنانچہ ایس بی پی نے ایک معیاری نظام فراہم کیا جس کو شریعہ گورننس فریم ورک کہا جاتا ہے۔ ایس جی ایف کے پس منظر کا اگر جائزہ لے تو یہ کئی تدریجی مراحل سے گزر کر اس حتمی شکل میں ہمارے سامنے آیا ہے چنانچہ اس سلسلے میں سب سے پہلی کاوش اس وقت کی گئی جب ایس بی پی میں اسلامی مالیاتی اداروں کے معاملات کی نگرانی کے لیے ایک الگ ڈویژن یا ڈیپارٹمنٹ قائم کیا گیا جس کو اسلامک بینکنگ ڈویژن یا ڈیپارٹمنٹ سے نام سے موسوم کیا گیا۔ چنانچہ اس ادارے کے قیام کے بعد اسلامی معاشی نظام کی ترویج اور ان کے نگرانی کے لیے جتنے بھی کوششیں ہوئی یا ہونے جاری ہیں وہ اسی ادارے کے واسطے ہونگی۔ اپنے کام کو جاری رکھتے ہوئے ایس بی پی۔ آئی بی ڈی نے ۲۰۰۸ میں اپنی سرکلر نمبر ۲ کی ذریعے اسلامی مالیاتی اداروں یعنی بینکس کے لیے جامع ریگولیشنز اور گائیڈلائنز جاری کئے تاکہ ان پر عمل کی صورت میں ان اداروں کی معاملات میں شفافیت پیدا ہوجائے۔ مزید براں کمپلائنس کے نظام کو مضبوط بنانے کے لیے ایس بی پی نے ۲۰۱۴ء میں سرکلر نمبر ۳ کے ذریعہ ان ریگولیشنز پر نظر ثانی کی اسکی وجہ یہ تھی کہ اسلامک بینکنگ انڈسٹری کی طرف لوگوں کے رجحان کی وجہ سے نہ صرف اس کی سائز بڑھنے لگی بلکہ زمانہ کی تغیرات کی وجہ سے ان اداروں کی پراڈکٹس میں بھی جدت کی ضرورت تھی۔ لہذا نظر ثانی کے بعد ایس بی پی۔ آئی بی ڈی نے 2015 کے اپنی سرکلر نمبر 1 اذریعے تفصیلی فریم ورک وجود میں لایا جس کو

شریعہ گورننس فریم ورک (ایس جی ایف) کہا جاتا ہے اور بالآخر 1 جولائی 2015 کو نافذ ہوا جو کہ تمام اسلامی مالیاتی اداروں، ان کے ذیلی اداروں اور کنونشنل بینکس کے اسلامک ونڈوز کا احاطہ کرتا ہے۔ مزید براں ایس بی پی نے اس صنعت کی ماہرین کی طرف سے وصول ہونے والی اراء کی روشنی میں اس پرانے شریعہ گورننس فریم ورک کو اپنی سرکلر نمبر 1، جون 2018ء کے ذریعے ریفائن کر کے نافذ العمل قرار دیا۔[4]

ایس جی ایف کے نافذ العمل ہونے سے پہلے اسلامی مالیاتی اداروں کے لیے شریعہ ایڈوائزر کی زیر نگرانی صرف شریعہ آڈٹ کرانی لازم تھی اور اس سلسلے میں ایس بی پی کی طرف سے مارچ 2008ء میں جاری کردہ ہدایات کی روشنی میں شریعہ ایڈوائزر کی بنیادی ذمہ داریوں میں یہ بھی شامل ہے کہ وہ اپنی معاون سٹاف کی مدد سے مخصوص دورانیہ کی بنیاد پر اس متعلقہ اسلامک بینک کی جملہ معاملات کا شرعی جائزہ لیگا تاکہ اس بات کی تسلی کی جاسکے کہ بینک کی طرف سے فراہم کردہ خدمات شریعت کے اصولوں کے مطابق ہے اس عمل کو شریعہ آڈٹ بھی کہا جاتا ہے (یہ اس وقت کی بات ہے جب انٹرنل شریعہ آڈٹ ایس بی پی کی طرف سے لازم نہیں تھی اس کے بعد شریعہ آڈٹ کو انٹرنل شریعہ آڈٹ کہا جانے لگا اور اس کے لیے باقاعدہ طور پر بینکس میں ایک ڈیپارٹمنٹ بنائی گئی جس کو انٹرنل شریعہ آڈٹ اینڈ ریویو ڈیپارٹمنٹ کہا جاتا ہے) اس آڈٹ کی روشنی میں وہ ایک رپورٹ بھی بنائے گا جس کو سالانہ آڈٹ رپورٹ کے ساتھ شائع کیا جائے گا۔ البتہ اس نئے ایس جی ایف کی روشنی میں اسلامی مالیاتی اداروں کے معاملات میں شفافیت لانے کے لیے صرف شریعہ ایڈوائزر کی آڈٹ پر اکتفاء نہیں کیا ہے بلکہ شریعہ کمپلائنس ریویو، انٹرنل شریعہ آڈٹ اور ایکسٹرنل شریعہ آڈٹ کو لازمی قرار دیا گیا ہے۔[5]

شریعہ گورننس فریم ورک تیار کرنے والے بین الاقوامی ادارے (انٹرنیشنل سیٹنگ باڈیز)

بین الاقوامی سطح پر اسلامی مالیاتی اداروں کے لیے ایس جی ایف بنانے اور حالات کی تغیر و تبدل کے ساتھ اس میں مناسب تبدیلی کرنے اور ایک اس کا ایک نیا ورژن سامنے لانے والے دو مشہور ادارے آیوفی اور آئی ایف ایس بی ہیں:

اکاؤنٹنگ اینڈ آڈٹنگ ارگنائزیشن فار اسلامک فائنانشل انسٹی ٹیوشنز (آیوفی)

آیوفی کی سنگ بنیاد ۱۹۹۱ء میں بحرین میں رکھی گئی ہے یہ ایک عالمی ازاد اور خودمختار رفاہی ادارہ ہے جس کا مقصد دنیا بھر میں اپنی خدمات فراہم کرنے والے اسلامی مالیاتی اداروں کے لیے اکاؤنٹنگ، آڈٹنگ، گورننس، اخلاقیات (ایتھیکس) اور شرعی معیارات تیار کرنا ہے۔ آیوفی وہ پہلا ادارہ ہے جس نے عالمی سطح پر اسلامی مالیاتی اداروں کو مرکزی شرعی معیارات کے ذریعے ایک مشترکہ دائرہ میں لایا ہیں۔ تاہنوز آیوفی نے ۵۸ شرعی معیارات، ۲۴ اکاؤنٹنگ معیارات، ۶ اڈٹنگ معیارات، ۷ گورننس معیارات، ۲ اخلاقی معیارات جاری کی ہے اس کے علاوہ ایک راہ نمائی نوٹ بھی جاری کر چکا ہے۔ یہاں آیوفی کے ذکر کرنے کا مقصد ایکسٹرنل شریعہ آڈٹ کے بارے میں اس کے مؤقف بارے آگاہی حاصل کرنا ہے۔

اسلامک فائنانشل سروسز بورڈ (آئی ایف ایس بی)

اسلامک فائنانشل سروسز بورڈ کا سنگ بنیاد ۲۰۰۲ء میں کوالا لمپور ملائیشیا میں رکھا گیا یہ ریگولیٹری اور سپروائزری ایجنسی کے لیے معیارات بنانے کا ایک عالمی ادارہ ہے، جو بالخصوص اسلامی مالیاتی اداروں کے لیے پروڈینشل ریگولیشنز اور راہ نما اصول وضع کرنے میں ایک بے نظیر کردار کا حامل ادارہ ہے۔ معیارات بنانے والے دوسرے عالمی اداروں کے برخلاف ائی ایف ایس بی کے معیارات کا ہدف اس ملک یا جغرافیہ کا ریگولیٹر اور سپروائزری ادارہ ہوتا ہے جہاں ان معیارات کا تنفیذ مقصود ہے۔ بالفاظ دیگر عالمی معیاراتی ادارے معیار بناتے وقت کسی خاص جغرافیہ کے قوانین کا لحاظ نہیں رکھتے جبکہ ائی

ایف ایس بی کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ ہر وہ جغرافیہ جہاں ان کے طرف سے جاری کردہ معیارات یا راہ نما اصولوں نے نافذ ہونا ہے اس کے قوانین کا خاص خیال رکھا جاتا ہے اور اپنی معیارات کو اس خاص خطے کے قوانین سے ہم آہنگ کرنے کی بھرپور کوشش کی جاتی ہے۔ اس سلسلے میں آئی ایف ایس بی کی طرف سے جو کوششیں کی گئی ہیں ان میں ۱۸ معیارات (جن میں سے صرف ایک معیار، معیار نمبر دس شریعہ گورننس سے متعلق ہے)، چھ راہ نما اصول اور ایک فنی نوٹ شامل ہیں۔

یہاں یہ بات بطور خاص یاد رہے کہ عملاً کسی مالیاتی ادارے کو چلانے والے اور ان کے مالکان الگ الگ ہوتے ہیں چلانے والے کو منیجمنٹ اور مالکان کو شئیر ہولڈرز کہتے ہیں لہذا ضروری ہوا کہ مالیاتی ادارہ کو چاہے وہ اسلامی ہو یا کنونشنل، ایک ایسے نظام کے تحت چلایا جائے جس میں شئیر ہولڈرز کے منافع کا تحفظ ہو ایسے نظام کو "گورننس" کہا جاتا ہے اگر گورننس اسلامی مالیاتی اداروں کے لیے ہو تو اس کو "شریعہ گورننس" کہا جاتا ہے اور اگر وہ مروجہ مالیاتی اداروں کے لیے ہو تو اس کو "کارپوریٹ گورننس" کہا جاتا ہے

کارپوریٹ گورننس کی تعریف

ہر ایک ادارے بالخصوص کسی مالیاتی ادارے کے لیے ضروری ہے کہ اس کو کسی معیاری نظام کے تحت چلایا جائے۔ مروجہ نظام میں اس معیاری نظام کو کارپوریٹ گورننس کہا جاتا ہے اور جن معیارات کے تحت ان مروجہ مالیاتی اداروں کو چلایا جاتا ہے ان کو گورننس اسٹینڈرڈز کہا جاتا ہے۔ کارپوریٹ گورننس ایسے طریقہ کار کو کہا جاتا ہے کہ جس کی ذریعہ کسی ادارے کے انتظام وانصرام کو سنبھالا جاسکے اور اس ادارے کو اچھی طرح کنٹرول کیا جاسکے اسطور پر کہ کمزور اندورنی نظام کی بدولت جو خامیاں اور کوتاہیاں ظاہر ہو جائے ان کا بروقت تدارک کیا جائے تاکہ اس ادارے سے وابستہ تمام آفراد کی مالی مفادات کے تحفظ کو یقینی بنایا جائے۔[6] بالفاظ دیگرے کارپوریٹ گورننس ایک ایسا عمل ہے جس میں مناسب پیمانوں کی ذریعے صلاحیتوں کی نگرانی کی جاتی ہے اور اس کے ذریعے کسی ادارے کے جملہ معاملات میں شفافیت، خود مختاری اور جوابدہی جیسے بینادی عوامل کو جانچا جاتا ہے۔ کارپوریٹ گورننس کا خلاصہ ان تین اصطلاحات میں سمویا جاسکتا ہے: integrity, and accountability transparency, یعنی شفافیت، خود مختاری اور احتساب۔[7] اسی طرح اسلامی مالیاتی اداروں کی کارکردگی بہتر بنانے اور ان کو قابل اعتماد بنانے کے لیے بھی ضروری ہے کہ اس کو کسی معیاری شرعی سسٹم (گورننس) کے تحت چلایا جائے۔ کیونکہ ایک مؤثر کا شرعی گورننس کے نظام کے بغیر شاید یہ ممکن نہ ہو کہ اسلامی مالیاتی اداروں کو مضبوط بنایا جاسکے اور نہ یہ کہ وہ اپنی خدمات کو وسعت دے سکے اور نہ ہی وہ اپنی ذمہ داریاں احسن طریقہ سے نبھا سکے اور اس نظام کی ضرورت اس وقت اور بھی بڑھ جاتی ہے جب اسلامی مالیاتی اداروں کی حجم میں اضافہ ہوتا ہے جس کی بدولت ان کے مسائل گھمبیر ہوتے جاتے ہیں جس پر قابو پانا ان اداروں کے سنہرے مسقبل کے لیے ناگزیر ہے اس لیے ان اداروں کی کارکردگی بہتر بنانے کے لیے کسی بھی ممکنہ اقدام کو نظر نہیں کیا جاسکتا۔[8] تاہم یہ سسٹم اس نظام سے مختلف ہوگا جس کے تحت مروجہ مالیاتی اداروں کو چلایا جاتا ہے کیونکہ مروجہ گورننس اسٹینڈرڈز اسلامی الیاتی اداروں کے ضروریات کو پورا نہیں کرتا اس لیے کہ دونوں قسم کے اداروں کے تقاضے اور چلانے کا نظام بالکل الگ تھلگ ہے، چنانچہ یہاں سے اسلامی مالیاتی اداروں کے لیے ایس.جی.ایف کا تصور معرض وجود میں آیا۔[9]

جس طرح مروجہ مالیاتی اداروں کو ایک معیار کے تحت چلانے کے لیے کارپوریٹ گورننس اہم ہے اسی طرح اسلامی مالیاتی اداروں کے انتظام وانصرام کے لیے شریعہ گورننس کا تصور ضروری ہے اس لیے کہ یہی وہ تصور ہے جس کے ذریعے ان اداروں کے مالی معاملات کو شریعت کے اصولوں کے

مطابق پرکھا جاتا ہے تاکہ اس صنعت کی وقار کو ان کے اسٹیک ہولڈرز کی نظر میں بڑھا کر ان کو قابل اعتماد بنایا جائے. چنانچہ ایس جی کا بنیادی تصور تو ان اداروں کے جملہ امور کو شریعت کے ڈھانچے میں ڈالنا ہے تاہم اس کے علاوہ ان میں شفافیت، پیشہ وریت، مقابلہ سازی اور ملکی قوانین کے ساتھ ہم آہنگی بھی شامل ہے۔ مختصراً یس جی کی وجہ سے اسلامی مالیاتی اداروں کے ساکھ پر مثبت اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ اور اس گورننس کا ایک اہم فیکٹر ایکسٹرنل شریعہ آڈٹ ہے۔[10]

شریعہ گورننس کی تعریف

شریعہ گورننس کی اصطلاح بہت سے اچھے ریسرچ میں استعمال ہوئی ہے اور ان میں سے اکثر نے اس کی تعریف کی طرف توجہ نہیں دی ہے تاہم ان میں سے چند ایک نے اس کی مختصر تعریف کی ہے۔ شریعہ گورننس اس مجموعی نظام کو کہا جاتا ہے جو اس بات کا انتظام کرتا ہے کہ اسلامی بینکس اور اسلامی مالیاتی اداروں کے سرگرمیاں یا معمولات اور ٹرانزکشن شریعت کے اصولوں کے پاسداری کرتے ہوئے سرانجام دیئے گئے ہیں۔[11]

IFSB کے مطابق شریعہ گورننس کسی ادارے یا تنظیم کے ان مجموعی ہدایات کا نام ہے جن کے ذریعے اسلامی مالیاتی ادارے اس بات کی تسلی کرتے ہیں کہ ان کے ہاں تمام تر سرگرمیوں کے جانچ پڑتال کے لیے ایک موئثر آزاد شریعہ کمپلائنس نظام موجود ہے وہ سرگرمیاں درجہ ذیل ہیں:

1۔ متعلقہ شرعی ہدایات اور قراردادوں کا اجرا 2۔ اسلامی مالیاتی اداروں کے ان ذمہ داران کو متعلقہ شرعی ہدایات اور قراردادوں بارے معلومات پہنچانا جو معاملات کو روزانہ کی بنیاد پر شرعی اصولوں کے ساتھ ہم آہنگ بنانے پر مامور ہیں۔ 3۔ انٹرل شریعہ کمپلائنس ریویو اور شریعہ آڈٹ 4۔ سالانہ شریعہ کمپلائنس ریویو اور آڈٹ، تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ انٹرل شریعہ کمپلائنس ریویو اور شریعہ آڈٹ کو احسن طریقہ سے سرانجام دیا گیا ہے اور شریعہ بورڈ نے اس کے نتائج کی اچھی طرح چھان پھٹک کی گئی ہے۔

اس کے علاوہ شریعہ گورننس کا ایک اہم مقصد یہ بھی ہے کہ تمام اسلامی مالیاتی ادارے شریعت کے تمام تر تقاضوں کو اپنانے کو ترویج دیں کیونکہ شریعت کے اصولوں پر مضبوطی سے عمل پیرا ہونا اس کی بات کی ضمانت دیتی ہے کہ ان اداروں کے تجارتی معاملات کی کڑی نگرانی کی گئی ہے اور اس دوران شرعی اصولوں کا خاص خیال رکھا گیا ہے تاکہ معلوم ہوسکے کہ شیئر ہولڈرز، کھاتہ دار، گاہک اور تمام متعلقہ لوگوں کی مفادات کا تحفظ کیا گیا ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ شریعت کے اصولوں اور تقاضوں پر مشتمل ایک معیاری دستاویز موجود ہو تاکہ تمام اسلامی مالیاتی ادارے اس کے مطابق عمل کریں اور اس ادارے کی شریعہ بورڈ اور ریگولیٹر اس کی نگرانی کریں۔

شریعہ گورننس اور کارپوریٹ گورننس کی ضرورت واہمیت

سی جی کا اگر خاص طور پر بینکس کے حوالے سے بات کی جائے تو بینکنگ انڈسٹری کے لیے اس کی امتیازی خصوصیات کی وجہ سے جس طرح کارپوریٹ گورننس کا نفاذ وقت کی اہم ضرورت ہے اسی طرح شریعہ گورننس کا نفاذ بھی وقت کا اہم تقاضہ ہے کیونکہ مروجہ مالیاتی اداروں اور اسلامی مالیاتی اداروں میں بہت سے اعمال میں قدر اشتراک ہے۔

چونکہ اسلامی مالیاتی ادارے کافی حد تک مروجہ مالیاتی اداروں سے ملتے جلتے ہیں اس لیے اسلامی مالیاتی اداروں کے لیے کارپوریٹ گورننس کی شدت سے ضرورت ہے تاہم کچھ امتیازی خصوصیات کی وجہ سے اسلامی مالیاتی اداروں کے لیے ایک الگ سے نظام کی بھی ضرورت ہے جو ان کے اسلامیسیٹی

کو یقینی بنا سکے کیونکہ شریعہ کے مطابق ہونا ہی اسلامی مالیاتی نظام اوران اداروں کے لیے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے اور وہ نظام شریعہ گورننس ہے۔[12] ایس جی ایف اسلامی مالیاتی اداروں میں پہلے سے نافذ کارپوریٹ گورننس کو چار چاند لگاتا ہے اس کے علاوہ:

- حجم کی وسعت اور متعلقہ خطرات کی کثرت کی وجہ سے دیگر مالیاتی اداروں کی بنسبت عموماً بینکس کا عملی نظام پیچیدہ ہوتا ہے اور اس کی وجہ سے ایجنسی جیسے اہم مسائل جنم لیتے ہیں اس وجہ سے اس نظام میں شفافیت بہت زیادہ ضروری ہے۔(ایجنسی پروبلم کا مطلب یہ ہے کہ کسی ادارے کو چلانے والے یعنی منیجمنٹ اور مالی طور پر سپورٹ کرنے والے الگ الگ ہوتے ہیں یا ادارے کے مالکان اور اس کو کنٹرول کرنے والے دو مختلف گروہ ہوتے ہیں اور موئخزالذکر ایجنٹ کی حیثیت سے کام کرتے ہیں)۔[13]
- حالیہ عالمی مالیاتی بحران کی ایک اہم وجہ مالیاتی اداروں کے نظام عمل میں کمزوری اور نگرانی کی کسی مضبوط نظام کے بغیر خدمات کی فراہمی تھی۔اس بحران کے بعد ایک ایسے نظام کی کمی شدت سے محسوس کی گئی کہ جس کے تحت مالیاتی ادارے اپنی خدمات فراہم کرکے اس جیسے بڑے مالی بحران سے بچ جاتے اور جس کی وجہ سے پیش آمدہ مالی خطرات سے بچنے کی صلاحیت کے بارے میں مالیاتی اداروں کو خود احتسابی کرنی پڑتی۔
- گورننس کا اہم فائدہ یہ بھی ہے کہ اس کی وجہ سے کمپنی سے وابستہ مختلف قسم کے لوگ مثلا شیئر ہولڈرز، کھاتہ دار، ملازمین اور نگران یا منتظمہ کے حقوق کو قانونی تحفظ فراہم کی جاتی ہے۔ ایسے ممالک جہاں انویسٹرز کو سرمایہ کاری کے لیے محفوظ ماحول میسر ہو وہ اپنی مارکیٹ کو ترقی یافتہ بناتے ہیں اور ان کے کاروباری اور معاشی بڑھوتری سب سے زیادہ ہوتی ہے۔چنانچہ بینک کے لیے ایک مربوط نظام کے تحت اپنی خدمات کی فراہمی اس لیے بھی ضروری ہے کہ یہ ادارے بالخصوص بینکس کھاتہ داروں سے پیسے جمع کرتے ہیں پس سرمایہ کا منافع بخش جگھوں میں سرمایہ کاری کرکے یہ مالیاتی ادارے اپنے کھاتہ داروں کا اعتماد حاصل کرنے میں کامیاب ہوجاتے ہیں، جس کے نتیجے میں وہ فنڈ کو لیکشن کم سے کم قیمت پر کرتے ہیں اور اس کی وجہ سے فنڈ کو قیمت بھی کم سے کم تر ہوجاتی ہے جو کہ کمپنی کی ترقی اور بڑھوتری کا سبب ہے۔[14]

دوسرا حصہ　　ایکسٹرنل شریعہ آڈٹ کی تعریف

اسلامی مالیاتی اداروں کی مالی معاملات میں شفافیت اور ٹرانزکشنز میں شرعی اصولوں پر عملدرامد کو یقینی بنانے کے لیے شریعہ گورننس اور شریعہ آڈٹ بے حد ضروری ہے۔اسلامی مالیاتی اداروں میں شریعہ آڈٹ کا نفاذ مختلف اسٹیک ہولڈرز کو یقین دہانی کراتا ہے کہ یہ ادارے اپنی پروڈکٹس اور سروسز کی فراہمی شریعت کی اصولوں کے مطابق کرتے ہیں۔ آیوفی نے اپنی آڈٹنگ اسٹینڈرڈ نمبر 6 میں شریعہ آڈٹ کی تعریف ان الفاظ میں کی ہے: "شریعہ اڈٹ ایک ایسا عمل ہے جس میں مالیاتی کھاتوں کی تیاری پر اپنی رائے کا اظہار کرنا ہے اور یہ جانچنا ہے کہ ان کو ہر جہت سے یا مجموعی طور پر آیوفی اور شریعہ سپروائزری بورڈ کی طرف سے جاری کردہ فتاویٰ، احکامات اور راہ نما اصولوں کے مطابق تیار کیا گیا ہے مزید براں یہ مالیاتی کھاتے اکاؤنٹنگ سٹینڈرڈز آف آیوفی، نیشنل اکاؤنٹنگ سٹینڈرڈز اینڈ پروسیجرز اور اس متعلقہ ملک میں نافذ العمل قوانین کے مطابق بنائے گئے ہیں" اور اگر جانچنے کا یہ عمل کسی تیسرے خارجی آزاد اور خود مختار فریق کے ذریعے کی جائے تو وہ ایکسٹرنل شریعہ آڈٹ کہلائے گا۔

نعمان بدری نے آڈٹ کی ایک تعریف ان الفاظ میں کی ہے:

“A systematic process of objectively obtaining and evaluating evidence regarding assertions about socioeconomic, religious and environmental actions and events in order

to ascertain the degree of correspondence between those assertions and Sharia (Islamic Law), and communicating the results to the users"[15]

نعمان بدری کے مذکورہ بالا تعریف سے معلوم ہوتا ہے کہ شریعہ آڈٹنگ کی مختلف حیثیات ہیں اگر اسکا تقابل مروجہ آڈٹنگ سے کی جائے تو اس وقت شریعہ آڈٹ کا موضوع صرف اور صرف اسلامی مالیاتی اداروں کی طرف سے اپنی معاملات میں شریعت کی اصولوں کا تنفیذ ہے گو کہ اسکا دائرہ کار صرف اس ایک رائے کے قیام تک محدود ہے کہ کسی اسلامی مالیاتی ادارے کے مالی معاملات اور خدمات شریعت کے اصولوں کے مطابق ہے یا نہیں۔

اسی تعریف کے مقابلے میں حمید نے شریعہ آڈٹ کی ایک دوسری تعریف بھی کی ہے جو کہ درجہ ذیل ہے۔

"شریعہ آڈٹ ایک ایسا عمل ہے جس میں مناسب اور موزوں شواہد اکھٹے کئے جاتے ہیں تاکہ اس کی بنیاد پر یہ رائے قائم کی جاسکے کہ اسلامی مالیاتی ادارے کہ جملہ مالی معاملات کے علاوہ غیر مالی معاملات جیسے مارکیٹنگ، مواصلات کا نظام، مالی حالت اور ادارجاتی نظام شریعت کے ان اصولوں کے مطابق ہے جن کو اسلامی معاشرہ میں قبول کیا جاتا ہے اور ساتھ میں اس رائے کو اسلامی مالیاتی ادارے کے تمام متعلقین کے ساتھ شئیر کیا جاتا ہے"[16]

اس دوسری تعریف سے معلوم ہوتا ہے کہ شریعہ آڈٹ کا دائرہ کار بہت وسیع ہے اور صرف مالی معاملات اور خدمات کے بارے میں رائے کے قیام تک محدود نہیں ہے بلکہ ہیومن ریسورس ڈویلپمنٹ، مارکیٹنگ کمیونیکیشن، غیر مالی معاملات اور پروڈکشن پروسس جیسے اہم مباحث کا احاطہ بھی کرتا ہے۔

حمید کی اس تعریف کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ آڈٹ جو کہ کسی ادارے کے معاملات کو جانچنے کا نام ہے، اس کا دائرہ کار کسی ادارے کے ایگریمنٹس، کنٹریکٹس، پالیسیاں، خدمات، عقود، میمورنڈم اور ارٹیکل آف ایسوسی ایشن، مالی کھاتے، رپورٹس، ہدایات بذریعہ سرکلرز اور دیگر قانونی دستاویزات تک وسیع ہے جن کے ذریعے اسلامی مالیاتی ادارے کے معاملات کو چلایا جاتا ہے۔[17] ایکسٹرنل شریعہ آڈٹ نگرانی کا ایک ایسا خارجی وسیلہ ہے جسکے ذریعے کسی مالیاتی ادارے کے انتظامیہ، ملازمین اور ادارجاتی شعبوں کے بارے میں ازادانہ رائے قائم کی جاتی ہے کہ وہ کس حد تک شریعت کے ہدایات اور اصول، فتویٰ بورڈ کی جانب سے جاری شدہ احکامات اور منتظم کی جانب سے جاری کردہ تعلیمات سے مماثلت رکھتے ہیں اور ایک آزاد اور خود مختار محاسب کے اسی رائے کو مجاز ادارہ تک پہنچائی جاتی ہے۔[18]

ایکسٹرنل شریعہ آڈٹ کی اہمیت

اسلامک فائنانس انڈسٹری کے لیے ایکسٹرنل شریعہ آڈٹ بہت اہمیت کا حامل ہے اس لیے کہ اسلامی مالیات کی صنعت جس تیزی سے پروان چڑھا ہے اس کا تقاضہ یہ ہے کہ اس ترقی کو جاری رکھنے کے لیے نگرانی کے ایسے موئثر نظام کا انتظام کیا جائے جو تمام معاملات کو معیاری شکل میں یکجا کرے اور اس صنعت پر عوام الناس کے اعتماد کو مزید پختہ کرے اور اس نظام کا ایک حصہ ایکسٹرنل شریعہ آڈٹ ہو اس لیے کہ ایزاہی ایک ایسا ذریعہ ہے جس کی بدولت اس صنعت پر عامۃ الناس کے اعتماد کو برقرار رکھا جاسکتا ہے کہ اس صنعت کے معاملات کس حد تک شریعت کے مطابق ہے اور ایسے موئثر نظام کی عدم موجودگی یا کمزوری کی صورت میں اس صنعت پر سے لوگوں کا اعتماد اٹھ جاتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ دنیا بھر میں ایزا، ایس جی ایف کا ایک اہم حصہ بنتا جارہا ہے۔[19] ایکسٹرنل شریعہ آڈٹ کو اگر اسلامی مالیاتی اداروں کا روح کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا اس لیے کہ ایکسٹرنل شریعہ آڈٹ ہی ایک ایسا ٹول ہے جو اسلامی مالیاتی اداروں کے درمیان مقابلہ سازی کا ماحول پیدا کرتا ہے اور ہر اسلامی ادارے کو اس طرف متوجہ کرتا ہے کہ وہ اپنی معاملات اور خدمات کی فراہمی میں شریعت کے اصولوں کی زیادہ سے زیادہ پاسداری کی کوشش کریں۔اور ایکسٹرنل شریعہ آڈٹ ہی کی بدولت اسلامی مالیاتی

ادارے اپنی زیادہ تر توجہ اس بات پر مرکوز رکھتے ہیں کہ وہ اپنی معاملات میں زیادہ سے زیادہ مقاصد شریعہ کے حصول اور شرعی اصولوں کی پاسداری کو ممکن بنائے۔[20]

شریعہ آڈٹ اور ریویو

ایک طرف شریعہ کمپلائنس آڈٹ کسی آڈیٹر کو اس بات کے قابل بناتا ہے کہ وہ کسی اسلامی مالیاتی ادارے کے بارے میں رائے دے سکے کہ اس ادارے کے تمام معاملات ایس ایس بی اور ادارے کے اپنے شریعہ بورڈ کی طرف سے جاری کردہ فتاویٰ، ہدایات اور احکامات کے مطابق ہیں۔ تو دوسری طرف شریعہ ریویو میں یہ جانچا جاتا ہے کہ کسی اسلامی مالیاتی ادارے کے معاملات کس حد تک شریعت کے اصولوں کے مطابق ہیں۔ شریعہ ریویو میں مندرجہ ذیل چیزوں کو جانچا جاتا ہے:

- کنٹرکٹس
- ایگریمنٹس
- ٹرانزکشنز
- پراڈکٹس اور
- پالیسیاں

شریعہ ریویو شریعہ آڈیٹر یا شریعہ کمیٹی کو یہ باور کراتی ہے کہ اسلامی مالیاتی ادارہ نے اپنی معاملات سرانجام دیتے ہوئے کسی قسم کے شرعی اصولوں کی خلاف ورزی نہیں کی ہے۔ گو کہ شریعہ ریویو شریعہ آڈٹ کے لیے ممد و معین ہے۔ شریعہ ایڈوائزر سالانہ آڈٹ رپورٹ کے ساتھ ایک رپورٹ تیار کرتا ہے کہ اس ادارے کے جملہ معاملات شریعت کے مطابق ہیں۔

مروجہ آڈٹ کا اہم مقصد مالیاتی کھاتوں کے بارے میں ایک آزادانہ رائے کا قائم کرکے اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ ان میں کوئی مادی خرابی اور غبن نہیں ہے اور وہ کھاتے اس ادرے کی حقیقی مالی حیثیت کی عکاسی کرتے ہیں اور یہ ادارہ گوئنگ کنسرن کی اصول پر عمل پیرا ہے۔ شریعہ آڈٹ میں بھی مذکورہ بالا امور کو جانچا جاتا ہے لیکن یہ عام کمپنی آڈٹ سے اس طور پر مختلف ہے کہ یہاں زیادہ فوکس کمپنی کے معاملات کو از روئے شریعت دیکھنے پر ہوتا ہے۔ اور اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ اسلامی مالیاتی ادارہ اپنی اندرونی ساخت کی مضبوطی کی وجہ سے اپنی جملہ معاملات شریعت کے مطابق سرانجام دیتا ہے۔[21] شریعہ آڈٹ اور انول فائنانشل یا سٹیچٹری آڈٹ میں فرق ہے اور وہ فرق یہ ہے کہ آخر الذکر میں کسی مالیاتی ادارے کے مالی کھاتوں (بالخصوص بیلنس شیٹ اور انکم اسٹیمنٹ) کے حوالے سے آڈیٹر یہ رائے دیتا ہے کہ یہ کھاتے شفاف طریقے سے تیار کئے گئے ہیں اور یہ کمپنی کے اثاثوں کی حقیقی نمائندگی کرتے ہیں، جبکہ موٴخر الذکر میں شریعہ اڈیٹر زیادہ توجہ اس پر دیتا ہے کہ کسی مالیاتی ادارے کہ جملہ معاملات اور سرگرمیاں شریعت کے اصولوں کے مطابق ہے یا نہیں۔[22]

شریعہ آڈٹ اور شریعہ ریویو کے افعال کا خلاصہ

ذیل میں دیئے گئے خاکہ کی مدد سے شریعہ آڈٹ اور شریعہ ریویو میں سرانجام دینے والے اعمال کا خلاصہ پیش کیا گیا ہے، اور ساتھ میں اس بات کی بھی وضاحت دی گئی ہے کہ کسطرح یہ دونوں اپنے مقاصد، دائرہ کار اور طریقہ کار کے حوالے سے ایک دوسرے سے مختلف ہیں:

	شریعہ ریویو	شریعہ آڈٹ
مقاصد	شریعہ ریویو کا مقصد اس بات کی تصدیق کرنا ہے کہ اس اسلامی مالیاتی ادارے کے تمام سرگرمیاں اور اپریشنز کا شریعت کے ساتھ کسی بھی قسم تضاد نہیں ہے۔	شریعہ آڈٹ کا مقصد یہ ہے کہ اس کے ذریعے (کسی اسلامی مالیاتی ادارے کے معاملات کے بارے میں) ایک آزادانہ رائے کا قیام یا آزادانہ تشخیص کی جاسکی اور اس (اسلامی ادارے) کے قیام کے مقاصد کی حصول کی یقین دہانی کرائی جاسکے تاکہ اندرونی طور پر نگرانی کے ایک موئثر یا شفاف اور مضبوط نظام کے قیام کو یقینی بنایا جاسکیں۔
دائرہ کار	شریعہ ریویو کے دائرہ کار میں مجموعی طور پر کسی ادارے کے جملہ کاروباری افعال یعنی اپریشنز بشمول، کسی پروڈکٹ کے بنانے کا عمل آخر تک داخل ہے۔	IFIs کے شریعہ آڈٹ کا مقصد یہ ہے کہ اس میں کسی اسلامی مالیاتی ادارے کے کاروباری آپریشن کے تمام پہلوؤں اور اس ادارے کے تمام سرگرمیوں کو جانچا جاتا ہے، جن میں مالیاتی کھاتوں کی جانچ پڑتال یعنی آڈیٹنگ کی جاتی ہے اس کے علاوہ (مختلف شرعی اور ملکی قوانین کے ساتھ) تعمیل (کمپلائنس) کا آڈٹ، ادارے کا تنظیمی ڈھانچہ، اس سے منسلکہ لوگ، ائی ٹی اپلیکیشن سسٹم اور شریعہ گورننس فریم ورک کے عمل کے موزونیت پر نظر ثانی کی جانچ پڑتال بھی شامل ہے۔
طریقہ کار	شریعہ ریویو کے عمل میں مندرجہ ذیل چیزیں شامل ہیں: • ریویو یعنی جائزہ پروگرام کی منصوبہ بندی بشمول ایس او پی (لائحہ عمل) کی تیاری، رپورٹنگ، کمی کوتاہیوں یا غلطیوں کی اصلاح • اس پروگرام پر عملداری کی مسلسل نگرانی کرنا • ریویو کے لیے درکاری ضروری کاغذی کاراوائی • ریویو کے نتائج اور کسی بھی قانون پر عدم تعمیل کی نشاہدی کر کے شریعہ کمیٹی اور ادارے کے منتظمہ کے ساتھ تبادلہ کرنا • شریعہ ریویو میں اگر ادارے میں شرعی احکامات پر عملداری کے حوالے سے کوئی کمی کوتاہی ہوتی رہتی ہے تو اس کی اصلاح کی کوشش کرنا۔	سب سے پہلے ایک جامع آڈٹ پروگرام یعنی لائحہ عمل تیار کرنا اسلامی مالیاتی ادارے کے جملہ مالی یا کاروباری معاملات کو سمجھنا حوالے کو اس کے متعلق ذرائع سے حاصل کرنا آڈٹ نتائج کا آڈٹ کمیٹی اور شریعہ کمیٹی کے ساتھ تبادلہ کرنا تجاویز دینے کے ساتھ ساتھ اصلاح احوال کے لیے راہ نمائی فراہم کرنا اور اسلامی مالیاتی ادارے کی طرف سے اس کے نفاذ کے لیے کی جانی والی کوششوں کی نگرانی کرنا۔

ایس جی ایف بنانے والے اداروں کے مختصر تعارف کے بعد آنے والے سطور میں اس بات پر ترتیب وار روشنی ڈالی جائے گی کہ ان اداروں کا ایزا کے لازمی نفاذ اور عدم نفاذ کے بارے میں کیا مؤقف ہے۔۔

ESA کے بارے میں ایس بی پی کا مؤقف

ایکسٹرنل شریعہ آڈٹ ایس بی پی کی طرف سے جاری کردہ شریعہ گورننس فریم ورک کا ایک اہم جز ہے جس کی تنفیذ کی طرف پیش رفت کرتے ہوئے ایس بی پی نے اسلامی مالیاتی اداروں کے لیے شریعہ آڈٹ سال 2018ء سے لازمی قرار دیا ہے اور اس سلسلے میں تمام آڈٹ فرمز کو ایس بی پی کی طرف سے ہدایات جاری کی گئی تھیں کہ وہ ایزا کے لیے درکار تمام انسانی وغیر انسانی وسائل کی دستیابی کو ممکن بنائے اور اس کے تنفیذ کے لیے عملی طریقہ کار بھی وضع کریں۔ ایس بی پی کے ان ہدایات کی روشنی میں ایزا کے لیے انسانی وسائل کا کردار اہمیت اختیار کر جاتا ہے کیونکہ کسی بھی کامیاب آڈٹ کے لیے انسانی وسائل اور ان کی مہارتیں بالترتیب بہت اہم ہیں چنانچہ ہر آڈٹ بشمول شریعہ آڈٹ کی کامیابی کا انحصار مضبوط انسانی وسائل کی دستیابی پر موقوف ہے۔

ESA کے بارے میں آیوفی کا مؤقف

AAOIFI کے معیارات کی روشنی میں ایس جی ایف کی ڈھانچہ کا ساخت چار اجزا سے مرکب ہے:

مالیاتی کھاتوں کا ایکسٹرنل آڈٹ، ایس ایس بی، آڈٹ اور گورننس کمیٹی(AGC) اور انٹرنل شریعہ آڈٹ ایکسٹرنل آڈیٹر اور شریعہ سپروائزری بورڈ دونوں کی تقرری اور تنزلی کا اختیار شیئر ہولڈرز کے پاس ہوتا ہے کسی مالیاتی ادارے کے سالانہ اجلاس میں بورڈ آف ڈائریکٹر کی سفارشات کی نتیجہ میں مقامی قوانین کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے شیئر ہولڈرز ان دونوں کی تقرری یا تنزلی کا عمل سر انجام دیتی ہے۔ ہر اسلامی مالیاتی ادارہ اس بات کا پابند ہے کہ وہ ان دونوں کی رپورٹس کو سالانہ رپورٹ کا حصہ بنائے۔ اے جی سی، جس کو آڈٹ کمیٹی بھی کہا جاتا ہے، اسلامی مالیاتی ادارے کے انتظامیہ اور اس کے کسٹمرز کے درمیان پل کا کام کرتا ہے اور اس کمپنی کے جملہ معاملات کا شریعت کے مطابق ہونے کے بارے میں کسٹمرز کو اعتماد اور ضمانت دیتا ہے آڈٹ کمیٹی اپنی ذات میں ایک خود مختار ادارہ ہے۔ اور اس کو بورڈ آف گورنرز مقرر کرتا ہے اس کمیٹی کے جو ممبرز ہوتے ہیں وہ نان ایگزیکٹیو ہوتے ہیں اور اس کو ازادانہ اور خود مختارانہ طور پر اپنی ذمہ داریاں پوری کرنے کا اختیار دیا جاتا ہے اور یہ کمیٹی بیک وقت بورڈ آف ڈائریکٹر اور چیف ایگزیکٹیو کو رپورٹ دینے کا پابند ہے۔ انٹرنل شریعہ آڈٹ یا ریویو بھی ایک خود مختار ادارہ ہے اور یہ کسی مالیاتی ادارہ کے اندرونی محکمہ جات میں سے ایک محکمہ ہے۔ اس کی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ اسلامی مالیاتی ادارہ کے جملہ معاملات کو ایس ایس بی کی طرف سے جاری کردہ شرعی اصولوں کے مطابق کرڈالے۔ انٹرنل آڈیٹر اپنی رپورٹ سہ ماہی بنیادوں پر جاری کرے گا اور اس کو بورڈ آف ڈائریکٹر، ایس ایس بی اور منیجمنٹ کو پیش کرے گا۔

آیوفی نے اپنی آڈیٹنگ اور گورننس معیار جاری کئے ہیں تب سے دینا کے مختلف حصوں کے کئی ممالک میں مرکزی بینکس کی سطح پر معاملات کو ریگولارائز کرنے میں ترقی دیکھنے میں آئی ہے، چنانچہ کئی ممالک کے مرکزی بینکس نے اپنے ہاں مرکزی شریعہ بورڈز قائم کر کے ان کے احکامات ،فیصلوں اور شرعی فتوؤں کی روشنی میں اسلامی مالیاتی اداروں کے لیے مستقبل کا لائحہ عمل طے کیا جاتا ہے اور ان بورڈز کے فیصلوں کو کسی مالیاتی ادارے کے اندرونی شریعہ ڈیپارٹمنٹ کے فیصلوں پر فوقیت حاصل ہے، البتہ ترقی کا یہ عمل کئی ممالک تک محدود ہے اور بیشتر ممالک میں ابھی تک ایسے بورڈز کے قیام کا فقدان ہے۔ تاہم دوسرے ممالک کے اس اقدام سے عالمی مالیاتی مارکیٹ نے اس سمت میں سفر شروع کیا ہے۔

آیوفی کی رائے یہ ہے کہ ایزا، جو کہ ایک اضافی اور ازادانہ محاسبہ ہے، کسی مالیاتی ادارے کے اسٹیک ہولڈرز کے اعتماد میں اضافہ کا باعث ہے۔ ایزا کو ممکن بنانے کے لیے آیوفی نے نہ صرف اپنی اسٹرکچر اور معیارات پر تفصیلی نظر ثانی کی ہے بلکہ اس بات پر سوچتی ہے کہ اچھے اور حوصلہ افزا نتائج کی حصول کے لیے ایزا کو ایس جی ایف کا مستقل جز بنایا جائے۔ اور مزید اسکو موئثر بنانے کے لیے انڈسٹری کے مختلف اسٹیک ہولڈرز سے مشاورت اس سلسلے میں اہم کردار ادا کرسکتی ہے۔ لیکن ان سب خواہشات کے باوجود آیوفی کو اپنی علمی وسعت اور مارکیٹ میں عملی کام کرنے کی بدولت اس بات کا بخوبی ادراک ہے کہ اس وقت ایکسٹرنل شریعہ اڈٹ کے حوالے سے اسلامک بینکنگ انڈسٹری کو کیا مشکلات درپیش ہیں ان میں سے جو قابل ذکر ہے وہ اہلیت کا فقدان ہے یعنی ایسے لوگوں کی بہت کمی ہے جو شرعی نالج کے ساتھ ساتھ مروجہ آڈٹنگ کے بھی اچھا علم رکھتے ہو اور یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ مروجہ ایکسٹرنل آڈٹ فرمز شرعی اور آڈٹ معیارات کا محدود علم رکھتے ہیں اور ان کو شریعت کا تفصیلی علم نہیں ہے جو کہ کسی آڈٹ کے لیے ناگزیر ہوتا ہے اس لیے ضروری ہے کہ:

- آڈیٹر ایک ایسا پروفیشنل ہو جو آیوفی کے شریعہ اور اپنے ملک کے نگران ادارے کے شرعی معیارات پر عبور رکھتا ہو۔
- ایکسٹرنل آڈٹ ٹیم میں کم از کم ایک شریعہ ماہر ہونا چاہئے جو کہ ریویو اور ٹریننگ کی وقت ان کو معاونت فراہم کرسکے۔ ایسے ماہر کی موجودگی بالخصوص ان صورتوں میں مفید ہوگی جہاں دوران آڈٹ پیچیدہ قسم کے فقہی معاملات اور عقود سے واسطہ پڑتا ہو اور اس کی موجودگی شریعہ بورڈ کو یہ اطمینان دلاتا ہے کہ آڈیٹر میں اس جیسے مشکل فقہی مسائل حل کرنے کی صلاحیت موجود ہے۔

ایزا کے حوالے سے آیوفی کے جاری کردہ معیارات اور راہ نما اصول کو دنیا بھر میں نہ صرف سراہا جاتا ہے بلکہ یہ دنیا بھر کے مالیاتی اداروں کو ایس جی ایف نافذ کرتے ہوئے اس کے ایک اہم جز ایزا کے اجرا میں کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔

مندرجہ بالا تفصیل سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ آیوفی نے ESA کو ایس جی ایف کا مستقل قسم قرار دینے کے بجائے اس کو عام مالیاتی کھاتوں کے ایکسٹرنل آڈٹ کے ساتھ منسلک کیا ہے اور اس کو مروجہ ایکسٹرنل آڈٹ ہی کا ایک جز تصور کیا ہے اور ایکسٹرنل آڈیٹر کو اس بات کی ہدایت کی ہے کہ وہ آڈٹ کرتے وقت صرف اس پہلو کو ملحوظ رکھے کہ آیا کمپنی کے مالیاتی کھاتے شرعی سروسز بورڈ (ایس ایس بی) کی طرف سے جاری کردہ شرعی اصول وضوابط کے مطابق ترتیب دی گئی ہے یا نہیں؟ گو کہ اس سلسلے میں وہ ایس ایس بی کی طرف سے جاری کردہ شرعی اصولوں کو ہی پیمانہ بنائے گا اور ان اصولوں سے ہٹ کر اس کو الگ سے رائے دینے یا قائم کرنے کا اختیار نہیں ہے۔ چونکہ آیوفی ایزا کو ایکسٹرنل آڈٹ ہی کا حصہ قرار دی رہی ہے یہی وجہ ہے کہ آیوفی نے فائنانشل اسٹیٹمنٹ کے ایکسٹرنل آڈیٹر کے لیے صرف یہ لازم قرار دیا ہے کہ اس کو کم از کم شریعت کے مالیاتی امور کے بنیادی اصول و قواعد کا علم ہو اور اس کے لیے یہ لازم نہیں ہے کہ اس کی شرعی علم کا مستویٰ ایس ایس بی کے ممبرز کے برابر ہو کیونکہ آیوفی نے تفصیل سے وضاحت کی ہے کہ آڈیٹر کی یہ ذمہ داری ہے اور نہ ہی اس سے اس بات کی توقع کی جاتی ہے کہ وہ شرعی مالیاتی امور کے قواعد اور اصولوں کی عملی تطبیق کریں بلکہ ایس ایس بی کی طرف سے مقرر کردہ اصولوں پر مالیاتی اداروں کی طرف سے عمل داری اور غیر عمل داری کی وضاحت کرے۔ اس لیے کہ شرعی اصولوں کی عملی تطبیق کی ذمہ داری ایس ایس بی کی ہے۔

مزید برآں آیوفی ضروری سمجھتا ہے کہ کسی بھی مالیاتی ادارے میں شرعی اصولوں پر عملداری کے حوالے سے آڈیٹر جو رائے قائم کرتا ہے اس کی بنیادیں ایس ایس بی کی طرف سے جاری کردہ فتاویٰ، اصول و قواعد اور راہ نما اصول ہونگے اور آڈیٹر کو اس بات کا حق نہیں پہنچتا کہ وہ ایس ایس بی کی کسی ممبر کی قابلیت پر سوال اٹھائے جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ آیوفی نے ادارہ کے شرعی معاملات کے بارے میں ایس ایس بی کی رائے کو حتمی قرار دیا ہے۔

مندرجہ بالا تفصیلات کی روشنی میں AAOIFI کے ایس جی ایف کی ساخت کے حوالے سے جو موقف ہے اس کی درجہ ذیل خصوصیات ہیں:

- بیرونی مالیاتی آڈیٹر ایس ایس بی کے ذریعہ جاری کردہ رائے پر انحصار کر رہا ہے اور اپنی ذاتی رائے قائم نہیں کر سکتا، اس طرح ایک ایکسٹرنل آڈیٹر ایک مضبوط "تھرڈ پارٹی" کنٹرول یعنی چیک فراہم نہیں کر رہا ہے۔
- AAOIFI کے معیار کے اجراء کے بعد سے مرکزی بینکوں کی اپنی شرعی معیارات کی طرف رجحانات بڑھیں۔ لیکن AAOIFI کا موجودہ اپروچ اس بات کا متقاضی نہیں ہے کہ ایکسٹرنل آڈیٹر کسی مالیاتی ادارے کے معاملات کو اس تناظر میں دیکھے کہ آیا وہ اس ملک کے مرکزی بینک یا AAOIFI کے معیارات کے مطابق ہے یا نہیں۔ بلکہ ایک تھرڈ پارٹی (ایکسٹرنل آڈیٹر) کسی مالیاتی ادارے کے مالی معاملات کو صرف ان اصول و قواعد کو بنیاد بنا کر جانچ سکتا ہے جو اس ادارے کے ایس ایس بی نے جاری کی ہو یا صرف ان لوگوں کے آراء کو جانچ سکتے ہیں جو مرکزی بینک یا آیوفی کی طرف سے جاری کردہ معیارات کے ساتھ اختلاف کرتے ہو۔
- AAOIFI کے اس معیار کے مطابق ایکسٹرنل آڈیٹر چونکہ اپنی رائے قائم نہیں کر سکتا اسی وجہ سے اس کے لیے مالیاتی امور کے حوالے سے شرعی اصول وضوابط کا سطحی علم بھی کافی ہے۔
- کسی اسلامی مالیاتی ادارے کے امور کے اسلامی اور شریعت کے اصولوں سے ہم آہنگ ہونے کے بارے میں ایکسٹرنل آڈیٹر اگر اپنی ذاتی رائے دیتا ہے تو یہ ایک اضافی اور ذیلی چیز تصور کی جائیگی اسلیے کہ ایسا کرنا اسکی پیشہ ورانہ ذمہ داریوں میں شامل نہیں ہے۔

ESA کے بارے میں آئی ایف ایس بی کا موقف

اپنے قیام کے ابتداء ہی سے آئی ایف ایس بی کے معیارات نے اسلامی مالیاتی اداروں کی خدمات کو شرعی اصولوں سے ہم آہنگ بنانے میں ایکسٹرنل آڈیٹرز اور دوسرے خارجی اداروں کے کردار کو نہ صرف تسلیم کیا ہے بلکہ اسلامی مالیاتی اداروں کے لیے ان کو ناگزیر بھی قرار دیا ہے۔ تاہم ائی ایف ایس بی کو بخوبی ادراک تھا کہ دنیا کے مختلف حصوں میں رائج شریعہ گورننس فریم ورکس کے مندرجات اور عملی تنفیذ کے طریقہ کار میں اختلاف ہے اس لیے ایکسٹرنل شریعہ آڈٹ کو شریعہ کمپلائنس ہونے کی تصدیق کے لیے واحد ذریعے قرار نہیں دیا بلکہ اس حوالے سے اپنے معیارات میں شریعہ سپروائزری بورڈ (ایس ایس بی) اور انٹرنل شریعہ ریویو کے کردار کو واضح طور پر تسلیم کیا ہے۔ چنانچہ ائی ایف ایس بی کے معیارات کا بغور جائزہ لینے سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ صرف ایز اہی کے معیار پر پورا اترنا کسی مالیاتی ادارے کے شریعہ کمپلائنس ہونے یا نہ ہونے کا پیمانہ نہیں ہے بلکہ اس کے علاوہ ایس ایس بی اور انٹرنل ریویو کے فیصلے بھی کافی ہے چنانچہ ائی ایف ایس بی کمپلائنس کے اس تصدیقی عمل کو ایک وسیع تناظر میں دیکھتا ہے۔ اس کے برعکس معیارات بنانے والے دوسرے ادارے اس باب میں خالصتاً آڈٹ پروسس اور آڈیٹر کے کردار کو تسلیم کرتے ہیں۔ (ائی ایف ایس بی نے اپنے معیارات میں ایکسٹرنل شریعہ آڈیٹر کے ذمہ داریوں کا تعین کیا ہے اور ساتھ میں اس کی کردار پر تفصیلی بحث کی ہے ان میں سے قدر مشترک

یہ ہے کہ ایکسٹرنل شریعہ آڈیٹر کسی اسلامی مالیاتی ادارے کو شریعت کے اصولوں سے ہم آہنگ بنانے کے لیے کردار ادا کرسکتا ہے،اور شریعہ کمپلائنس کے ہونے یا ہونے کی تصدیق کے لیے دوسرے ذرائع مثلاً ایس ایس بی اور انٹرنل آڈٹ وغیرہ بھی موجود ہیں۔

آئی ایف ایس بی ایک کثیر الجہتی فریم ورک مہیا کرتا ہے اور جزوی فریم ورک پر اکتفاء نہیں کیا ہے اور ہر خطے یا ملک کو اس کے اپنے مارکیٹ کے ضروریات کے مطابق موزوں فریم ورک اپنانے کا مشورہ دیا ہے مثلاً شریعہ گورننس فریم ورک کے ایک اہم جز شریعہ سپروائزری بورڈ کے قیام کے حوالے سے خطے کے ہر ملک کا عمل دوسرے سے مختلف ہے بعض ممالک مرکزی سطح پر شریعہ بورڈ کے قیام کو ناگزیر سمجھتے ہیں جبکہ دیگر بعض ادارے کی سطح پر اور بعض ادارے اور مرکز دونوں سطح شریعہ بورڈ کے قیام کو ضروری سمجھتے ہیں لہذا آئی ایف ایس بی نے اس معاملہ کو ہر ملک کے مرکزی منتظم ادارے کے صوابدید پر چھوڑا ہے۔[23] جیسا کہ ہم اوپر ذکر کرچکے ہیں کہ صرف معیار نمبر ۱۰ ہی شریعہ گورننس سے متعلق ہے اس معیار میں وضاحت سے بتلایا گیا ہے کہ شریعہ گورننس اول سے لیکر آخر تک منتظم کی تناظر میں کیسا کام کرتا ہے۔اس معیار میں ایزا کو شریعہ گورننس فریم ورک یا نظام کا ایک اہم جز قرار دیا ہے۔لیکن عملی طور پر ہم دیکھتے ہیں کہ ہر ایک ملک ایزا کو ضروری قرار نہیں دے رہا،بلکہ بہت سے ممالک شریعہ سپروائزری بورڈ اور انٹرنل شریعہ آڈٹ کو اہمیت دیتے ہیں اور ادارے کی سطح پر انٹرنل آڈٹ کے لیے فریم ورک تیار کرچکے ہیں۔ آئی ایف ایس بی نے ایزا کے تنفیذ کے حوالے سے چونکہ نرمی دیکھائی ہے اور ابھی تک اس کو لازم قرار نہیں دیا ہے اس کے باوجود اگر کوئی مالیاتی ادارہ اس کو اپنے ہاں نافذ کرنا چاہتا ہے تو آڈٹ کرنے والے کے بارے میں بھی نرمی سے کام لیا ہے چنانچہ خود ایس ایس بی یا ایس ایس بی کی طرف سے نامزد ماہر آڈیٹر یا ماہر شرعی آڈٹ فرم آڈٹ کی ذمہ داری نبھا سکتا ہے لیکن اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ ماہر،خودمختار،رازدار اور مستقل مزاج ہو۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ معیارات بنانے والے عالمی اداروں آیوفی اور آئی ایف ایس بی نے اسلامی مالیاتی اداروں کے لیے ایکسٹرنل شریعہ آڈٹ کو لازمی قرار نہیں دیا ہے،بلکہ اس کو متعلقہ ملک کے مرکزی ریگولیٹر کی صوابدید پر چھوڑا ہے کہ وہ اپنے پیش آمدہ حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کے بارے میں فیصلہ کرے،تاہم ان دو عالمی اداروں کے سفارشات کی روشنی میں کئی ممالک مثلاً پاکستان اور عمان نے انفرادی طور پر ایکسٹرنل شریعہ اڈٹ کو لازمی قرار دیا ہے اور اسلامی مالیاتی اداروں کو پابند بنایا ہے کہ وہ سالانہ آڈٹ کے ساتھ ساتھ ایکسٹرنل شریعہ آڈٹ بھی کریں گے۔

آئی ایف ایس بی کا ایزا کو اپنی توجہ کا مرکز بنانے کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ شریعہ گورننس فریم ورک کے صرف ایک جز سے بحث کرتا ہے یا صرف اس ایک ہی جز کو اہمیت دیتا ہے بلکہ وہ مجموعی طور پر پوری شریعہ گورننس فریم ورک کو اپنا موضوع سخن بناتا ہے تاہم وقت کے گزرنے کے ساتھ ساتھ جب اسلامی مالیاتی صنعت میں کمیت اور کیفیت کے اعتبار سے بڑھوتری اور ترقی دیکھنے کو ملی تو آئی ایف ایس بی کے ورکنگ کمیٹی نے اشد ضرورت محسوس کی کہ اسلامی مالیاتی اداروں کے جملہ معاملات کو ایک خارجی فریق کے ذریعے سے چیک کیا جائے تاکہ اس نظام میں مزید شفافیت پیدا ہوجائے،جس کے لیے ایزا کا نفاذ لازمی ہے۔آئی ایف ایس بی نے جابجا اپنی اسٹینڈرڈز میں متعلقہ لوگوں کو اس نکتہ کی طرف متوجہ کیا ہے۔جیسا کہ ذکر ہوا کہ آئی ایف ایس بی نے جابجا ایزا کے حوالے سے اپنی معیارات میں اس کے اپنانے پر زور دیا ہے لیکن اس سلسلے میں اس نے خود اس حوالے سے کتنا کام کیا ہے اس کا اندازہ اس سے بآسانی لگایا جاسکتا ہے کہ ابھی تک ایزا کے کردار،دائرہ کار اور اس کے تنفیذ کے عملی طریقوں پر کوئی تفصیلی بحث اور راہ نمائی فراہم نہیں کی ہے اور تاحنوز اس کے پاس اس حوالے سے کوئی تفصیلی پروگرام موجود نہیں ہے۔البتہ ایزا کے حوالے سے کچھ

جزئی اصول اس نے ضرور وضع کئے ہیں اور اس کے تمام تر تفصیلات کسی ادارے کے ریگولیٹر پر چھوڑے ہیں کہ وہ اس کو لازمی قرار دیتا ہے یا اختیاری اور اگر لازمی قرار دیتا ہے تو اس کے نفاذ کا عملی طریقہ کار کیا ہو گا وغیرہ۔

جہاں تک ایکسٹرنل شریعہ آڈٹ کے حوالے سے آئی ایف ایس بی کے اس مؤقف کا تعلق ہے کہ شریعہ کمپلائنس کا یہ تصدیقی عمل ایس ایس بی یا انٹرنل شریعہ ریویو ڈیپارٹمنٹ بھی کر سکتا ہے، تو یہ مؤقف بظاہر کمزور معلوم ہو رہا ہے وجہ اس کی یہ ہے کہ ایس ایس بی کی طرف سے کی جانے والی آڈٹ شکوک وشبہات کو جنم دیتا ہے بایں وجہ کہ ایس ایس بی کی خود مختاری اور خود انحصاری یقینی نہیں ہے بالخصوص ان ممالک میں جہاں ایس ایس بی کی ذمہ داریاں واضح طور پر متعین ہو اور نہ ہی اس کی حیثیت واضح ہو۔ چنانچہ ایسے مواقع پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ "کیا ایس ایس بی آڈٹ کرتے وقت اپنی خود مختاری اور غیر جانبداری برقرار رکھ پاتی ہے؟ درانحالیکہ اس مالیاتی ادارے کے اپریشنز اور کاروباری سرگرمیاں ان اصولوں کے تحت چلائے جاتے ہو جو خود ایس ایس بی کی طرف سے بنائی گئی ہوں" یہ اور اس جیسے دوسرے معقول اور وزنی سوالات کا جنم لینا بدیہی ہے جن کا تسلی بخش جواب ڈھونڈنا ایک مشترکہ ذمہ داری ہے۔

ایکسٹرنل شریعہ آڈٹ کا دائرہ کار (اسکوپ)

ایس بی پی نے ایکسٹرنل شریعہ آڈٹ کے کردار اور دائرہ کار کو وضاحت کے ساتھ بیان کیا ہے جس کے مطابق ایزا کا بنیادی مقصد اسلامی مالیاتی اداروں بالخصوص اسلامی بینکس کے شریعہ کمپلائنس ماحول کا ایک آزادانہ جائزہ لینا ہے کہ آیا اس ادارے کا مجموعی ماحول شریعت کے اصولوں کے مطابق ہے یا نہیں؟ اور وہ شریعہ گورننس کے ساتھ ہم آہنگ ہے یا نہیں؟ اس بنیادی ذمہ داری کے علاوہ ایکسٹرنل آڈٹ کے دائرہ کار میں یہ بھی شامل ہے کہ وہ اسلامی مالیاتی ادارے کے اپریشنز کے بارے میں تسلی کرے کہ آیا اس دوران متعلقہ شرعی اصولوں کی پاسداری کی گئی ہے کہ نہیں؟ ایس بی کی طرف سے مقرر کردہ دائرہ کار کے مطابق ایزا میں کسی اسلامی مالیاتی ادارے یعنی بینک کے تمویلی منصوبوں، کنٹرکٹس اور اس کے ٹرانزکشن کے بارے میں ازادانہ رائے قائم کرنا ہے کہ یہ شریعت کے اصولوں کے مطابق ہیں۔ اس کے علاوہ ایزا کا دائرہ کار بڑھایا گیا جس میں اس بات کو بھی جانچنا پڑتا ہے کہ مالیاتی ادارے کی خدمات شریعہ سپروائزری بورڈ، اگر ہو، ریگولیٹر کی شریعہ بورڈ، اور اس ملک کی ایس ای سی کی طرف سے جاری کردہ قرارداد کے ساتھ بھی ہم آہنگ ہیں، جس ملک میں وہ ادارہ اپنی خدمات پیش کرتا ہے۔ مزید براں ایزا میں اس کو بھی دیکھنا پڑتا ہے کہ آیوفی کی طرف سے جاری کردہ معیارات پر کس حد تک عمل ہوتا ہے لیکن یہ اس وقت ہوتا ہے کہ جب ریگولیٹر کی طرف سے آیوفی معیارات کو من وعن یا کچھ تبدیلیوں کے بعد اپنے ہاں نافذ کر دیا ہو۔

ایس بی پی کی طرف سے جاری کردہ ہدایات کے مطابق ایک آڈیٹر کو آڈٹ کرتے وقت شرعی احکامات اور اصولوں کی مندرجہ ذیل پہلوؤں کو بالترتیب دیکھنا ضروری ہے:

- ایس بی پی کی طرف سے جاری کردہ بنیادی احتیاطی تدابیر، اصول اور ہدایات بشمول آیوفی کی طرف سے جاری کردہ ایسے شرعی معیارات جن کو ایس بی پی نے بعینہ نافذ العمل قرار دیا ہو یا اس میں کسی حد تک پاکستانی مارکیٹ کے تقاضوں اور ضروریات کے مطابق مناسب ترامیم کی گئی ہو۔
- ایس بی پی شریعہ بورڈ کے ایسے فیصلے جن کو ایس بی پی نے اپنے ماتحت اداروں میں نفاذ کے احکامات جاری کی ہو

- اسلامک فائنانشل اکاؤنٹنگ کے معیارات کے ایسے قابل عمل فیصلے جن کو ایس ای سی پی اور ایس بی پی نے ااپنے ہاں نافذ کرنے کے نوٹیفیکیشن جاری کیا ہو۔
- اسلامی مالیاتی ادارے کے شریعہ بورڈ کی طرف سے جاری کردہ ایسے فیصلے یا فتویٰ جو ایس بی پی کی طرف سے جاری کردہ فیصلوں کے ساتھ موافق ہو۔

مذکورہ بالا امور سے متعلق ازادانہ رائے کے قیام اور بورڈ آف ڈائریکٹر کو رپورٹ پیش کرنے کے علاوہ ایکسٹرنل آڈیٹر کو ہدایات دی گئی ہیں کہ وہ مندرجہ ذیل امور پر بھی اپنی رپورٹ تیار کریں:

- اداروں کے اندر مجموعی طور پر شریعہ کمپلائنس ماحول کی صورتحال پر
- تمام شریعہ نان کمپلائنس رسک یعنی خطرات کی نشاندہی کرنا
- ایسے نان کمپلائنس خطرات کی نشاندہی کرنے، ان پر قابو پانے یا ان کو بالکلیہ ختم کرنے کے حوالے سے ادارے کے نچلی سطح کے منتظمین کے صلاحیتوں کو معلوم کرنا
- اسی طرح ان خطرات کو قابو کرنے یا ختم کرنے میں اس ادارے کے اعلیٰ سطح منتظمین اور بورڈ آف ڈائریکٹر کے خلوص اور توجہ کو ماپنا کہ وہ اس حوالے سے کتنے پر خلوص اور مستعد ہیں۔
- ان کے علاوہ کوئی ایسا مسئلہ جس کو ایکسٹرنل آڈیٹر ناگزیر تصور کرتا ہے۔ ایکسٹرنل آڈٹ کی طرف سے تیار کردہ رپورٹ کی ایک نقل اضافی طور پر ایس بی پی کے اسلامک بینکنگ ڈویژن کے پاس بھی جمع کرایا جائے گا۔

ایس جی ایف کے تینوں ورژنز کے روشنی میں ایکسٹرنل شریعہ آڈٹ کے اسکوپ یعنی دائرہ کار کا خلاصہ ذیل کی ٹیبل میں ملاحظہ کیا جاسکتا ہے:

SGF 2014	SGF 2015	SGF 2018
اسلامی بینک کے شریعہ گورننس اور مجموعی شرعی ماحول کے بارے میں ایک ازادانہ رائے کے قیام کے لیے ایکسٹرنل شریعہ آڈٹ کی دائرہ کار میں یہ مختلف چیزیں داخل ہیں: • شریعہ کمپلائنس کے حوالے سے ایکسٹرنل آڈیٹر کے رپورٹ کا سالانہ رپورٹ کے ساتھ اشاعت ہونے چاہیے • ایس بی پی اس کا پابند ہے کہ وہ آئی کیپ کے ساتھ ملکر ایکسٹرنل آڈٹ رپورٹ کے لیے ایک معیاری فارمٹ ڈیزائن کریں	اسلامی بینک کے شریعہ گورننس اور مجموعی شرعی ماحول کے بارے میں ایک ازادانہ رائے کے قیام کے لیے ایکسٹرنل شریعہ آڈٹ کی دائرہ کار میں یہ مختلف چیزیں داخل ہیں: • کسی اسلامی بینک کے شرعی بورڈ (یا بورڈ کے قیام سے پہلے شرعی ایڈوائزر) کی	اسلامک بینکنگ انسٹی ٹیوشنز کا ایکسٹرنل شریعہ آڈٹ کرتے ہوئے درجہ ذیل ہدایات پر بھی عمل کیا جائے گا: • آئی بی آئی کے شریعہ بورڈ کے کسی بھی ممبر کو یہ اجازت نہیں ہے کہ وہ کسی آڈٹ فرم کے ساتھ ملحق رہے۔ • ایکسٹرنل آڈٹ فرم کی یہ ذمہ داری ہے کہ شریعہ آڈٹ کرنے کے لیے نہ صرف اپنی سٹاف کی صلاحیت کو بڑھائے بلکہ

- آڈٹ فرم کے لیے ضروری ہے کہ وہ آڈٹ کے لیے درکار بنیادی لوازمات کے حامل ہو جیسا کہ افرادی قوت، اڈٹ کا طریقہ کار اور اس کی حکمت عملی

کن چیزوں کا آڈٹ کیا جائے گا؟

ایکسٹرنل شریعہ آڈٹ کا دائرہ کار مندرجہ ذیل چیزوں تک محدود ہے:

- اسلامک بینک کی مالیاتی ارینجمنٹس یعنی پیسہ کہاں سے لیتے ہیں اور کیسے لیتے ہیں؟
- اسلامک بینک کے کنٹریکٹس
- اسلامک بینکس کے ٹرانزیکشنز

ان تمام چیزوں کو ایک ایکسٹرنل آڈیٹر شریعت کے اصولوں کے ساتھ موازنہ کرکے اپنی رائے دے گا۔ اس رائے دینے میں وہ درجہ ذیل ترتیب کو ملحوظ رکھے گا:

کس ترتیب سے آڈٹ کرے گا؟

- ایس بی پی کی طرف سے جاری کردہ ایسینشیلز، ریگولیشنز، انسٹرکشنز، گائیڈلائنز اور شریعہ کمپلائنس فریم ورک اور آیوفی کی طرف سے جاری کردہ ایسے شرعی معیارات جن کو ایس بی پی نے پاکستانی اسلامی بینکس کے لیے معمولی ترامیم اور تبدیلی کے بعد قابل عمل قرار دیا ہو۔
- ایس بی پی کے شریعہ بورڈ کے رولنگز اسلامی مالیاتی اداروں پر ایسے اکاؤنٹنگ معیارات کی تنفیذ کرنا جن ایس ای سی پی نے پاکستانی مالیاتی اداروں کے لیے قابل عمل قرار دیئے ہو

طرف سے جاری کردہ اپرولز اور رولنگز کو ایس بی پی کے شریعہ بورڈ کے ڈائریکٹیوز، ریگولیشنز، انسٹرکشنز اصولوں کی روشنی میں پرکھنا

- ایس بی پی کے شرعی ہدایات کے ساتھ ہم آہنگی
- شریعہ بورڈ کی طرف سے منظور شدہ اور جاری کردہ شرعی فریم ورک کے ساتھ ہم آہنگی
- مجموعی طور پر شریعہ کمپلائنس ماحول کا حالت زار
- شریعہ نان کمپلائنس کے ساتھ ملحقہ رسکس
- اور ان رسکس کے مقدار کو ماپنے، انتظام کرنے اور کم کرنے کے بارے میں رسک منیجمنٹ ڈیپارٹمنٹ کی اہلیت

ان کو آڈٹ کے حوالے سے مناسب تربیت بھی فراہم کرے۔ اس کے علاوہ آڈٹ فرم کی یہ بھی ذمہ داری ہے کہ وہ اسلامک بینک کی آڈٹ کے لیے اپنی شرعی آڈیٹر کی خدمات حاصل کرنے کے لیے فپ یعنی مناسب اور موزوں قابلیت مقرر کرے۔ اس سلسلے میں ایس بی پی کے جانب سے شریعہ ایڈوائزرز کی تقرری کے لیے انیکشچر اے میں جو معیار مقرر کردیا ہے اس سے راہ نمائی لی جاسکتی ہے یا اس کو بطور پیمانہ استعمال کیا جاسکتا ہے۔

- ایکسٹرنل آڈٹ کے خصوصیات میں سے یہ بھی ہے کہ وہ نہ صرف ریویو پر مشتمل ہو بلکہ بینک کے پول منیجمنٹ کے عملی صورتوں اور آئی ٹی بیسڈ سسٹم کے بارے میں اپنی رائے بھی دی بالخصوص کھاتہ داروں کو نفع اور نقصان کی تقسیم، اثاثوں کے تقسیم اور تحریک اور خرچ اور آمدن کے تعیین کے بارے میں رائے دینا
- اسلامی بینک کے بی او ڈی اور ایس بی پی کو ایکسٹرنل شریعہ آڈٹ کی رپورٹ جمع کی جائے گی اس رپورٹ کے لیے نمونہ انیکسچر سی ملحق ہے۔

• کسی اسلامی بینک کے شرعی بورڈ (یا بورڈ کے قیام سے پہلے شرعی ایڈوائزر) کی طرف سے ایس بی پی کی اصولوں کی روشنی میں جاری کردہ اپرولز اور رولنگز کو پرکھنا اس کے علاوہ ایکسٹرنل شریعہ آڈیٹر بی اوڈی کو درجہ ذیل نکات پر بھی اپنی رائے دیگا: • ایس بی پی کے شرعی ہدایات کے ساتھ ہم آہنگی • شریعہ بورڈ کی طرف سے منظور شدہ اور جاری کردہ شرعی فریم ورک کے ساتھ ہم آہنگی شریعہ کمپلائنس ماحول کی فراہمی • شریعہ نان کمپلائنس کے ساتھ ملحقہ رسکس اور رسک کے خاتمے یا کنٹرول کرنے کے بارے میں رسک منیجمنٹ ڈیپارٹمنٹ کی اہلیت کا معیار • ایگزیکٹیو منیجمنٹ اور بی اوڈی کا مذکورہ بالا رسک کی لیول کے بارے میں اگاہی کا لیول چیک کرنا	اور کیفیت کے معیار کا اندازہ کرنا • ایگزیکٹیو منیجمنٹ اور بی اوڈی کا مذکورہ بالا رسک سے نمٹنے کے بارے میں آگاہی کی مقدار چیک کرنا • کوئی اور مسئلہ جس کو ایکسٹرنل آڈیٹر اہم اور ضروری سمجھے • اس رپورٹ کی ایک کاپی ایس بی پی کے شریعہ ڈویژن کو بھی جمع کی جائے گی۔	• آئی کیپ کو چاہیے کہ وہ ایکسٹرنل آڈٹ فرمز کی مشاورت سے شریعہ آڈٹ کے لیے ایک تفصیلی اور جامع طریقہ کار اور اصول وضع کرے • ایکسٹرنل شریعہ آڈٹ کی ایک کاپی اسلامک بینک کے کھاتوں کی آڈٹ کی مدت سے ۴۵ دن کے اندر اندر ایس بی پی کے شریعہ ڈویژن کو ارسال کی جائیگی۔ • اسلامک بینک تاحکم ثانی ایکسٹرنل شریعہ آڈٹ کی رپورٹ کو شائع نہیں کرے گی

---

[1] Chowdhury, N. T., & Shaker, & F. (2015). Shariah Governance Framework of the Islamic Banks in Malaysia. International Journal of Management Sciences and Business Research. 4(10), 115–124.

[2] Hasan, Z. (2011). A survey on Shari'ah governance practices in Malaysia, GCC countries and the UK: Critical appraisal. International Journal of Islamic and Middle Eastern Finance and Management, 4(1), 30–51. https://doi.org/10.1108/17538391111122195

[3] Shahzad, M. A., Saeed, S. K., & Ehsan, A. (2017). Sharī'ah Audit and Supervision in Sharī'ah Governance Framework: Exploratory Study of Islamic Banks in Pakistan. Business & Economic Review, 9(1), 103–118. https://doi.org/10.22547/ber/9.1.6

[4] SBP. (2018). Annual report.

[5] Arwani, A. (2018). Issues and Challenges of Shariah Auditing in Islamic Financial Institutions and Corporate Governance Compliance. Media Riset Akuntansi, Auditing & Informasi, 18(2), 169. https://doi.org/10.25105/mraai.v18i2.3008

[6] Grais, W., & Pellegrini, M. (2006). Corporate Governance in Institutions Offering Islamic Financial Services Issues and Options. World Bank Policy Research Working Paper, October (December 2006), 1–46. https://doi.org/http://dx.doi.org/10.1596/1813-9450-4052

[7] Ahmed, M. U. C. and H. (2002). Corporate Governance in Islamic Financial Institution. Islamic Development Bank, 6(2), 59–86. https://doi.org/10.1142/9789812773050_0005

[8] Alam, T., & Hassan, T. (2017). COMPETENCY OF SHARIAH AUDITORS: ISSUES AND CHALLENGES IN PAKISTAN. Journal of Internet Banking and Commerce, 22(2).

[9] Shahar, W. S. S. W., Hassin, W. S. W., & Zan, U. M. S. M. (2018). Shariah audit for Islamic financial institutions (IFI's): issues and challenges. Reports on Economics and Finance, 4(4), 151–158. https://doi.org/10.12988/ref.2018.8114

[10] Kasim, N., & Sanusi, Z. M. (2013). Emerging issues for auditing in Islamic Financial Institutions: Empirical evidence from Malaysia. IOSR Journal of Business and Management, 8(5), 10–17. https://doi.org/10.9790/487x-0851017

[11] Ginena, K., & Hamid, A. (2015). Corporate and Sharīʿah Governance of Islamic Banks . Foundations of Sharīʿah Governance of Islamic Banks, 14(2014), 57–102. https://doi.org/10.1002/9781119053507.ch2

[12] Hasan, A., & Sabirzyanov, R. (2015). Optimal Shariah Governance Model in Islamic Finance. International Journal of Education and Research, 3(4), 243–258.

[13] Bebchuk, L. A., Cohen, A., & Hirst, S. (2017). The agency problems of institutional investors. Journal of Economic Perspectives, 31(3), 89–112. https://doi.org/10.1257/jep.31.3.89

[14] Ismail, N. A., & Razak, S. H. A. (2014). Shariah Governance Framework Gaps and Issues. International Journals of Financial Economics, 3(1), 1–10.

[15] Bahari, N. F., & Akhtar Baharudin, N. (2016). Shariah Governance Framework: The Roles Of Shariah Review And Shariah Auditing. Proceeding of the 3rd International Conference on Management & Muamalah 2016 (3rd ICoMM), 2016(November), 8.

[16] Muhammad, R. (2018). Shariah governance for Islamic banking : What can be learnt from Malaysia ? Conference on Islamic Management Accounting and Economics, 1(1999), 111–123.

[17] Rashid Ameer, & Othman, R. (2015). Conceptualizing the duties and roles of auditors in Islamic financial institutions. Humanomics, 31(2), 201–213. https://doi.org/DOI 10.1108/H-04-2013-0027

[18] Falah Al Samara, M., Abdulmunin Al Ali, O., & Hassan AL Afeef, J. (2019). The Impact of External Shariah Auditing on the Efficiency of Jordanian Islamic Banks Performance. International Journal of Business and Management, 14(5), 183. https://doi.org/10.5539/ijbm.v14n5p183

[19] AAOIFI. (2017). Exposure Draft of the Auditing Standard for Islamic Financial Institutions No. 6: External Shari'ah Audit (Independent Assurance Engagement on an Islamic Financial Institution's Compliance with Shari'ah Principles and Rules). (6), 1–33.

[20] Hameed, Shahul, I. M., & Yaya, R. (2005). The emerging issues on the objectives and characteristics of islamic accounting for Islamic business organizations. Malaysian Accounting Review, 4(1), 75–92.

[21] Shaharuddin, A. (2011). Shariah Governance of Malaysian Islamic Banking Institutions. Jurnal, Ekonomi, 14(2), 53–57.

[22] Shafii, Z., Abidin, A., & Salleh, S. (2015). Integrated Internal-External Shariah Audit Model: A Proposal towards the Enhancement of Shariah Assurance Practices in Islamic Financial Institutions. 7(1436).

[23] Yaacob, H. (2012). Issues and Challenges of Shariah Audit in Islamic Financial Institutions: A Contemporary View. 3rd International Conference on Business and Economic Research. (March), 2669–2679.

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.